

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آیات ۱۴۸ تا ۱۴۹

برے کاموں کی تشہیر نہ کرو

پسند نہیں کرتا اللہ ظاہر کرنا کسی بری بات کا	لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ
سوائے اُس کے جس پر ظلم کیا گیا	إِلَّا مَنْ ظَلَمَ
اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿۱۴۸﴾
اگر تم ظاہر کرو کوئی نیکی	إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا
یا چھپاؤ اُسے	أَوْ تُخْفُوهُ
یاد رکھو کہ کوئی برائی سے	أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ
تو بے شک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔	فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ﴿۱۴۹﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ برائیوں کی تشہیر اور چرچے پسند نہیں فرماتا۔ اس سے ذہن پر آگندہ اور برائی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ البتہ مظلوم ظلم کی شکایت کر سکتا ہے اور ظالم کی یہ غیبت ممنوع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی آہوں کو سننے اور ظالم کے ظلم و ستم کو جاننے والا ہے۔ عنقریب مظلوم کی فریاد رسی ہوگی اور ظالم کو اپنے ظلم کی سزا مل کر رہے گی۔ البتہ اگر کوئی برائی پر درگزر کر کے نیکی کرے یا اخلاص کے ساتھ کوئی اور بھلائی کرے 'پھر چاہے اُسے علانیہ کرے یا پوشیدہ رکھے' دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل یہی ہے کہ خفیہ ہو یا اعلانیہ ہر حال میں بھلائی کی جائے اور

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

برائیوں سے درگزر کیا جائے۔ انسان کو اپنے اخلاق میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے قریب تر ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی شان تو یہ ہے کہ بڑے سے بڑے مجرموں کو بھی رزق دیتا ہے اور قدرت رکھنے کے باوجود بڑے سے بڑے قصوروں پر بھی درگزر فرما دیتا ہے۔

### آیات ۱۵۰ تا ۱۵۲

#### ایمان بالرسالت کے حوالے سے فتنوں کا رد

بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسولوں کا	إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
اور چاہتے ہیں کہ فرق کریں اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان	وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ
اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے اور کسی کا انکار کریں گے	وَيَقُولُونَ نُوْمِنُ بِبَعْضٍ وَنُكْفِرُ بِبَعْضٍ ۚ
اور چاہتے ہیں کہ اختیار کریں اس کے درمیان کی راہ۔	وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝۱۵۰
یہی لوگ کافر ہیں پکے	أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ
اور ہم نے تیار کیا ہے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب۔	وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝۱۵۱
اور جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اُس کے رسولوں پر	وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
اور فرق نہیں کیا کسی ایک کے درمیان بھی اُن میں سے	وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ

یہ وہ لوگ ہیں جلد اللہ دے گا جنہیں اُن کے اجر	أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُمُ
اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۵۶﴾

۱۱  
ع

ان آیات میں ایمان بالرسالت کے حوالے سے کئی فتنوں کا رد کیا گیا ہے

i- ہر دور میں دہریت کا تصور رکھنے والے ایسے گمراہ لوگ موجود رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود ہی کا انکار کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک معاذ اللہ جب اللہ تعالیٰ ہے ہی نہیں تو اُس کی طرف سے رسولوں کے بھیجے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ اور رسول دونوں کا کفر کرتے ہیں۔

ii- اہل کتاب کا دعویٰ تھا کہ وہ سوائے ایک یا دو رسولوں کے سب رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں لہذا انہیں بھی مومن تسلیم کیا جائے۔

iii- منافقین اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے درمیان اس طرح تفریق کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن کی طرف آنے کو تیار تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اُن پر گراں تھی۔ یہ مضمون اس سورہ مبارکہ کی آیت ۶۱ میں بیان ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سورہ مبارکہ کی آیت ۸۰ کے مطابق جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے درمیان ایسی ہی تفریق منکرین سنت کرتے ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو مطلق اور قیامت تک آنے والے تمام ادوار کے لیے مستقل ماننے کو تیار نہیں۔

iv- ایمان بالرسالت کے انکار کی ایک صورت ہندوستان میں اکبر بادشاہ کے زمانے میں دین الہی کی صورت میں سامنے آئی۔ طے کیا گیا کہ تمام مذاہب کے لوگ دین الہی میں شامل ہو جائیں اور یہ درحقیقت رسالتِ محمدی ﷺ کی نفی تھی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

-v متحدہ وطنی قومیت کے فلسفہ میں بھی یہی گمراہی تھی کہ ہندوستان میں بسنے والے سب ایک ہی قوم ہیں خواہ وہ مُحَمَّد دَسُّوْلُ اللہ پر ایمان رکھتے ہوں یا نہیں۔ اقبال نے اس گمراہی کی نفی اس طرح کی۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر  
خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی  
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار  
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

-vi موجودہ دور میں وحدتِ ادیان یا بین المذاہب کا نفرتوں کے ذریعہ یہ گمراہی پھیلائی جا رہی ہے کہ تمام مذاہب برحق ہیں اور سب کا یکساں تقدس ہے۔ یہ مسلمانوں کا تشخص ختم کرنے کی سازش ہے۔ صرف اور صرف دینِ اسلام برحق ہے کیونکہ اس کے ماننے والے تمام رسولوں کو مانتے ہیں۔ کسی ایک رسول کا انکار بھی انسان کو کافر بنا دیتا ہے۔

ان تمام فتنوں میں مبتلا لوگوں کے بارے میں فیصلہ سنایا گیا کہ یہ لوگ پکے کافر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے ذلت و العذاب تیار کر رکھا ہے۔ حقیقی مومن صرف وہ لوگ ہیں جو تمام رسولوں کو مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو بھی لازم سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے شاندار بدلہ تیار کر رکھا ہے۔

### آیت ۱۵۳

یہود کے بے جا مطالبات

اے نبی! مطالبہ کرتے ہیں آپ سے اہل کتاب	يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ
کہ آپ اتاریں اُن پر ایک کتاب آسمان سے	اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ
پس وہ تو مطالبہ کر چکے ہیں موسیٰؑ سے زیادہ بڑی بات کا	فَقَدْ سَأَلُوا مُوسٰى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ
اس سے	

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَقَالُوا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً	تو انہوں نے کہا تھا کہ دکھاؤ ہمیں اللہ کو بالکل سامنے
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْقَةُ بِظُلْمِهِمْ	سو پکڑ لیا تھا انہیں بجلی کی کڑک نے اُن کے ظلم کی وجہ سے
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ	پھر انہوں نے بنالیا تھا پچھڑے کو معبود اس کے بعد کہ آچکی تھیں اُن کے پاس واضح نشانیاں
فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ	تو ہم نے درگزر کیا اس سے
وَ اٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۲﴾	اور ہم نے عطا کیا تھا موسیٰؑ کو واضح غلبہ۔

یہود نے نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ جس طرح حضرت موسیٰؑ پر لکھی ہوئی کتاب آسمان سے نازل ہوئی تھی، اسی طرح کی ایک کتاب آپ ﷺ بھی آسمان سے لائیں، تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اُن کا یہ مطالبہ اس لیے نہیں تھا کہ وہ دل سے ایمان لانا چاہتے تھے بلکہ وہ ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے کوئی نہ کوئی عذر کرتے ہی رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر آپ ﷺ کو تسلی دی کہ درحقیقت یہ قوم ہے ہی ایسی کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو ستاتی ہی رہی ہے۔ ان کے آباء و اجداد نے حضرت موسیٰؑ سے اس سے بھی زیادہ بڑی بات کا مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں اللہ کو بالکل ظاہر کر کے کھلم کھلا دکھلایا جائے۔ ان کی اس گستاخی پر آسمان سے بجلی آئی اور اُن کو ہلاک کر دیا۔ پھر حضرت موسیٰؑ کی رسالت کے ظہور سے لے کر فرعون کے غرق ہونے تک اور صحراء سیناء میں کئی کھلی کھلی نشانیاں اُن کے مشاہدے میں آچکی تھیں لیکن انہوں نے محسن حقیقی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بجائے پچھڑے کو معبود بنالیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی دعا قبول کرتے ہوئے اس جرم عظیم پر انہیں معاف کیا تھا اور حضرت موسیٰؑ کی عزت افزائی فرمائی تھی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۵۴ تا ۱۵۶

یہودی پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کیوں کی؟

اور ہم نے بلند کیا تھا اُن پر طور پہاڑ کو اُن سے عہد لینے کے لیے	وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِبَيْنَتٍ قِيَمِهِمْ
اور ہم نے کہا تھا اُن سے کہ داخل ہونا دروازے میں جھکتے ہوئے	وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
اور ہم نے کہا تھا اُن سے کہ زیادتی نہ کرنا ہفتہ کے قانون میں	وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ
اور ہم نے لیا تھا اُن سے پختہ عہد۔	وَآخِذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿۱۵۴﴾
تو (ہم نے اُن پر لعنت کی) بوجہ اُن کے توڑنے کے اپنا عہد	فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ
اور جو اُن کا انکار کرنا تھا اللہ کی آیات کا	وَكَفَرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ
اور جو اُن کا قتل کرنا تھا انبیاء کو ناحق	وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بَغَيْرِ حَقٍّ
اور جو اُن کی یہ بات تھی کہ ہمارے دل لپٹے ہوئے ہیں	وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط
بلکہ مہر کردی ہے اللہ نے اُن پر اُن کے کفر کی وجہ سے	بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ
سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر بہت کم۔	فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۵۵﴾
اور (ہم نے اُن پر لعنت کی) بوجہ اُن کے کفر کرنے کے	وَبِكُفْرِهِمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾

اور وہ جو اُن کی بات تھی مریم پر بہت بڑے بہتان کی۔

یہ آیات یہود کے وہ جرائم بیان کر رہی ہیں جن کی وجہ سے اُن پر لعنت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے عہد لیا کہ وہ کسی بھی شہر میں فتح کے بعد اُس میں عاجزی کے ساتھ داخل ہوں گے لیکن وہ شہر اریحا کی فتح کے وقت اکڑتے ہوئے اور گندم گندم پکارتے ہوئے داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پابند کیا تھا کہ وہ ہفتہ کے دن کو اُس کی عبادت کے لیے خالص کر لیں گے لیکن اُنہوں نے اس دن مکرو فریب سے مچھلیوں کا شکار کرنا شروع کر دیا۔ گویا اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیے اور پھر اُن کو توڑ دیا اور اس طرح اُس کی کئی آیات کا عملی طور پر کفر کیا۔ سب سے بڑھ کر ظلم یہ کیا کہ انبیاء کرام کی اطاعت کے بجائے اُنہیں ناحق شہید کرتے رہے۔ جب بھی اُنہیں اصلاح کے لیے وعظ و نصیحت کی جاتی تو کورا جواب دیتے کہ ہمارے دل بند ہیں اور اُن پر تمہاری باتوں کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ اصل حقیقت یہ تھی کہ اُن کی نافرمانیوں اور عہد شکنیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر بد بختی طاری کر دی تھی اور کوئی بھی ہدایت کی بات اُن پر بے اثر ثابت ہوتی تھی۔ حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت کا معاملہ اُن کے لیے ذرہ برابر بھی مشتبہ نہ تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے پیدائش کے پہلے ہی روز ہی ماں کی گود سے نہایت صاف اور فصیح زبان میں لوگوں کو بتا دیا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ لیکن جب تیس برس کی عمر کو پہنچ کر آپؐ نے نبوت کے کام کی ابتداء فرمائی اور یہود کے علماء کو اُن کی بد اعمالیوں پر ملامت کی تو اُنہوں نے وہ بات کہی جو تیس سال تک نہ کہی تھی۔ معاذ اللہ حضرت مریم زانیہ ہیں اور عیسیٰ ابن مریم ولد الزنا۔ یہ خالص بہتان تھا جو اُنہوں نے جان بوجھ کر محض حق کی مخالفت کے لیے گھڑا تھا۔

آیات ۱۵۷ تا ۱۵۹

حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھالیے گئے

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ  
رَسُولَ اللَّهِ ۚ

اور (ہم نے اُن پر لعنت کی) بوجہ اُن کی اس بات کے کہ  
بے شک ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ ابن مریم یعنی اللہ کے  
رسول کو

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ	اور اُنہوں نے قتل نہیں کیا عیسیٰؑ کو اور نہ صلیب دی اُنہیں
وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط	اور لیکن شبہ والی صورت پیدا کر لی گئی اُن کے لیے
وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ	اور بے شک جو لوگ اختلاف کرتے ہیں اس میں
لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ط	یقیناً شک میں ہیں اس کے بارے میں
مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ	نہیں ہے اُن کے پاس اس کے لیے کوئی علم
إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ج	سوائے پیروی کرنے کے گمان کی
وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝۱۵۷	اور اُنہوں نے قتل نہیں کیا عیسیٰؑ کو یقیناً۔
بَلْ دَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ط	بلکہ اٹھالیا اُنہیں اللہ نے اپنی طرف
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝۱۵۸	اور اللہ زبردست ہے، کمال حکمت والا ہے۔
وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ	اور نہیں ہوگا کوئی بھی اہل کتاب میں سے
إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ	مگر ضرور ایمان لائے گا اُن پر اُن کی موت سے پہلے
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝۱۵۹	اور قیامت کے دن وہ ہوں گے اُن پر گواہ۔

ان آیات میں اس بات کا ذکر ہے کہ یہود نے بڑے تکبر سے دعویٰ کیا کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کر دیا۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نہ صلیب پر لٹکائے گئے اور نہ ہی قتل کئے گئے بلکہ مصلوب ہونے والا کوئی اور تھا جس کی صورت حضرت عیسیٰؑ کی صورت سے بدل دی گئی۔ اب جو لوگ اُنہیں قتل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ شبہات کا شکار ہیں۔ حضرت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور رسولوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ "لَا غِلْبَةَ أَفَاوَرُسِلِينَ" ... "میں اور میرے رسول لازماً غالب آئیں گے" (المجادلہ: ۲۱)۔ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھالیا گیا۔ وہ قربِ قیامت زمین پر دوبارہ آئیں گے۔ تمام اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ ایمان کو ظاہر کرنے والے سرخرو ہوں گے اور ایمان کو چھپانے والے برباد ہوں گے۔ حضرت عیسیٰؑ روزِ قیامت اُن سب کے طرزِ عمل پر گواہ ہوں گے۔

### آیات ۱۶۰ تا ۱۶۱

### یہود پر پاکیزہ نعمتیں کیوں حرام کی گئیں؟

فَظَلَمُوا مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا	تو بوجہ ظلم کے اُن کی طرف سے جو یہودی ہوئے
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ	ہم نے حرام کر دیں اُن پر وہ پاکیزہ چیزیں جو حلال کی گئی تھیں اُن کے لیے
وَبَصَدَّاهُمْ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝۶	اور بوجہ اُن کے روکنے کے اللہ کی راہ سے بہت زیادہ۔
وَأَخَذْنَاهُمُ الرِّبَا	اور بوجہ اُن کے لینے کے سود
وَقَدْ نُهِوا عَنْهُ	اور یقیناً اُنہیں منع کیا گیا تھا اس سے
وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ	اور بوجہ اُن کے کھانے کے لوگوں کا مال ناحق
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝۷	اور ہم نے تیار کیا ہے اُن میں سے کافروں کے لیے درد ناک عذاب۔

یہ آیات یہود کے وہ جرائم بیان کر رہی ہیں جن کی پاداش میں اُن پر پاکیزہ نعمتوں کو حرام قرار دے دیا گیا۔ وہ ظلم، نا انصافی اور دوسروں کی حق تلفی کرتے تھے۔ صرف یہی نہیں کہ خود ظلم کریں بلکہ دوسروں کو کثرت سے اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آج بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لیے جو تحریک بھی اٹھتی ہے، اکثر اُس کے پیچھے یہودی دماغ اور یہودی سرمایہ ہی کام کرتا نظر آتا ہے۔ اُن کی کتابوں میں سود خوری کی واضح ممانعت تھی لیکن اس کے باوجود وہ نہ صرف سود لیتے تھے بلکہ لوگوں کو سود کے شکنجے میں پھنسانے کے نئے نئے منصوبے تخلیق کرنا اُن کی ایک مستقل روش رہی ہے۔ سود خوری کے علاوہ حرام خوری کے دوسرے طریقے اختیار کرنے میں بھی وہ کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔

### آیت ۱۶۲

#### یہود کے نیک لوگوں کے لیے بشارت

لٰكِنَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ	لیکن جو پختہ ہیں علم میں اُن میں سے
وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ	اور وہ مومن جو ایمان لاتے ہیں اُس پر جو نازل کیا گیا آپؐ کی طرف
وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	اور جو نازل کیا گیا آپؐ سے پہلے
وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ	اور قائم کرنے والے ہیں نماز
وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ	اور دینے والے ہیں زکوٰۃ
وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	اور جو ایمان لانے والے ہیں اللہ اور آخرت کے دن پر
أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا	یہ لوگ ہیں عنقریب ہم دیں گے انہیں شاندار بدلہ۔

اس آیت میں فرمایا کہ یہود میں ایسے لوگ بھی ہیں جو علم حقیقت کی گہرائیوں تک رسائی رکھتے ہیں۔ یہ اس علم کی صداقت کا فیض ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں قرآن کریم پر اور سابقہ آسمانی کتابوں پر بھی۔ نماز قائم کرنے والے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور روز جزا و سزا پر۔ اُن کے لیے بشارت ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں شاندار بدلے سے نوازے گا۔

## آیات ۶۳ تا ۱۶۴

## انبیاء کے پیارے ناموں کا گلدستہ

اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ	بے شک اے نبی! ہم نے وحی کی آپ کی طرف
كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوحٍ وَالنَّبِيِّنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ	جیسے ہم نے وحی کی نوح اور ان کے بعد انبیاء کی طرف
وَ اَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ	اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف
وَعِيسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُونَ وَسَلٰمٰنَ	اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف
وَ اَتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوْرًا ۝۶۳	اور ہم نے عطا کی داؤد کو زبور۔
وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلٰیكَ مِنْ قَبْلُ	اور ایسے بھی رسول ہیں یقیناً ہم نے ذکر کیا ہے جن کا آپ سے اس سے پہلے
وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلٰیكَ ۝۶۴	اور وہ رسول بھی ہیں ہم نے نہیں کیا جن کا ذکر آپ سے
وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝۶۵	اور گفتگو کی اللہ نے موسیٰ سے جیسے گفتگو کی جاتی ہے۔

ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے ۱۳ انبیاء کرام کے پیارے ناموں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ان انبیاء میں نبی اکرم ﷺ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یونسؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت داؤدؑ اور حضرت موسیٰؑ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر حضرت داؤدؑ کو زبور اور حضرت موسیٰؑ کو شرف ہمکلامی عطا کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ یہ حقیقت بھی بتائی گئی کہ رسولؐ تو اور بھی ہیں لیکن ان میں سے صرف چند کا تذکرہ قرآن

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

حکیم میں کیا گیا ہے۔ انبیاء کرامؑ کے اس تذکرہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ وہ دنیا میں پہلی مرتبہ ایک نئی دعوت پیش کر رہے ہیں۔ دراصل اُن کو بھی اُسی سرچشمہٴ علم سے ہدایت ملی ہے جس سے تمام پچھلے انبیاءؑ کو ہدایت ملتی رہی ہے۔ آپ ﷺ بھی اُسی صداقت و حقیقت کو پیش کر رہے ہیں جسے دنیا کے مختلف گوشوں میں پیدا ہونے والے پیغمبر ہمیشہ سے پیش کرتے چلے آئے ہیں۔

### آیت ۱۶۵

#### رسالت کا مقصد ... انسانوں پر اتمامِ حجت

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ	تمام رسولؑ بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے تھے
لِّنَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ	تاکہ نہ رہے لوگوں کے پاس اللہ کے سامنے کوئی حجت
بَعْدَ الرُّسُلِ ط	رسولوں کے آنے کے بعد
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۱۶۵﴾	اور اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔

اس آیت میں بیان کیا گیا کہ ایمان بالرسالت کا مقصد ہے لوگوں پر اتمامِ حجت۔ تمام رسولؑ بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے تھے۔ اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کیا ہیں احکامات پر عمل کرنے کا حسین انجام کیا ہے اور احکامات سے پہلو تہی کی سزا کیا ہے۔ اس سب کا مقصد یہ تھا کہ روزِ قیامت لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بے عملی کا جواز نہ رہے۔ انبیاءؑ اور رسلؑ دنیا میں کثرت سے آئے اور اپنے بعد نازل شدہ کتابیں چھوڑ گئے۔ عالمِ انسانی پر کوئی ایسا دور نہیں آیا جبکہ کوئی نبی یا کوئی آسمانی کتاب یا اہل حق کا کوئی گروہ دنیا میں موجود نہ رہا ہو جو انسان کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی نہ کر رہا ہو۔ آخری رسول ﷺ نصیحت فرما گئے کہ جن لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچ چکا ہے، اُن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پیغام کو اُن لوگوں تک

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

پہنچا دیں، جن تک یہ پیغام نہیں پہنچا۔ اب اگر انسان غافل بنا رہے یا اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کا انکار کر دے تو اس کا الزام اللہ تعالیٰ یا اُس کے پیغمبروں پر نہیں بلکہ یا تو خود اُس شخص پر عائد ہوتا ہے کہ اُس تک پیغام پہنچا اور اُس نے قبول نہیں کیا، یا اُن لوگوں پر عائد ہوتا ہے جن کو راہِ راست معلوم تھی اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گمراہی میں مبتلا دیکھا لیکن اُن کی اصلاح کی کوشش نہ کی۔

### آیات ۶۶ تا ۱۶۹

### قرآن کی حقانیت کا بیان جلالی اسلوب میں

لَٰكِنَ اللّٰهُ يَشْهَدُ	لیکن اللہ گواہی دیتا ہے
بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ	کہ جو اُس نے نازل کیا ہے اے نبی! آپ کی طرف
اَنْزَلَهُۥ بِعِلْمِهٖ	اُس نے نازل کیا ہے وہ اپنے علم کی بنیاد پر
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ	اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں
وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۝۱۶۶	اور کافی ہے اللہ کا گواہ ہونا۔
اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	بے شک جنہوں نے کفر کیا
وَصَدُّوْا عَنۢ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور روکا اللہ کی راہ سے
قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢۤ اَبْعَدًا ۝۱۶۷	یقیناً وہ جا پڑے بہت دور کی گمراہی میں۔
اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا	بے شک جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کیا
لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرْ لَهُمْ	نہیں ہے اللہ کہ بخش دے ایسے لوگوں کو
وَلَا لَیْهْدِیْهُمْ طَرِیْقًا ۝۱۶۸	اور نہ ہی وہ ہدایت دے گا انہیں راستے کی۔

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ	سوائے جہنم کے راستے کے
خَلِيدِينَ فِيهَا أَبَدًا <sup>ط</sup>	وہ رہنے والے ہیں اُس میں ہمیشہ ہمیش
وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا <sup>١٦٩</sup>	اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

ان آیات میں بڑے جلالی اسلوب میں قرآن حکیم کے برحق کتاب ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود اس بات پر گواہ ہے کہ اُس نے قرآن حکیم کو اپنے علمِ کامل کے مظہر کے طور پر نازل کیا ہے۔ فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں لیکن اکیلے اللہ تعالیٰ کی گواہی ہی کافی ہے۔ اب جو لوگ اس کتابِ حق کا کفر کر رہے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ ایسے ظالموں کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا نہ ہی سیدھی راہ کی ہدایت دے گا۔ ہاں جہنم کی راہ ضرور دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

### آیت ۱۷۰

تمام لوگوں کو نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ	اے لوگو! آچکے ہیں تمہارے پاس رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے
فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ	پس ایمان لے آؤ یہی بہتر ہے تمہارے لیے
وَإِنْ تَكْفُرُوا	اور اگر تم کفر کرو گے
فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ <sup>ط</sup>	تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا <sup>١٧٠</sup>	اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس آیت میں پوری نوعِ انسانی کو آگاہ کیا گیا کہ رسولِ برحق حضرت محمد ﷺ قرآنِ مبین کے ساتھ تمہارے پاس آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر اتمامِ حجت ہو چکی ہے۔ روزِ قیامت تمہارے پاس پیش کرنے کے لیے کوئی عذر نہ ہوگا۔ تمہاری خیر اسی میں ہے کہ ایمان لا کر اور رسولِ برحق ﷺ کی اطاعت کر کے اخروی زندگی سنوار لو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو جان لو کہ آسمانوں اور زمین کا اقتدار اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ تم ہر وقت اُس کی پکڑ میں ہو۔ اُس کی نافرمانی تمہیں سخت سزا سے دوچار کر سکتی ہے۔

### آیت ۱۷۱

#### عیسائیوں کو اعتدال پر رہنے کی دعوت

يَا هَلْ الْكِتَابَ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ط	اے اہل کتاب! حد سے نہ گزرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ کے متعلق مگر سچی بات
إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ	بے شک مسیح عیسیٰ ابن مریم تو صرف اللہ کے رسول ہیں اور اُس کا وہ کلمہ ہیں جو اُس نے ڈال دیا تھا مریم کی طرف اور وہ ایک روح ہیں اللہ کی طرف سے
فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ط	تو ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسولوں پر اور نہ کہو کہ تین معبود ہیں
إِنَّتَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهُ وَاحِدٌ ط	باز آ جاؤ اسی میں بہتری ہے تمہاری بے شک اللہ ہی معبودِ واحد ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ پاک ہے اس سے کہ ہو اُس کا کوئی بیٹا	سُبْحَنَهُ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَلَدٌ مَّ
اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے	لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط
اور کافی ہے اللہ کا کارساز ہونا۔	وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝۱۴۱

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی محبت میں غلو کیا یعنی وہ اُن کی محبت میں حد سے گزر گئے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی والدہ کو بھی معبود قرار دے کر تین معبود یعنی تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا۔ اس آیت میں فرمایا کہ حد سے آگے نہ بڑھو۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اُس کے کلمہ کن کا ظہور ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کی طرف بھیجا تھا۔ اس کلمہ کن نے وہ کردار ادا کیا جو بچہ کی پیدائش میں والد کی طرف سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معبود واحد ہے اور اُس کی کوئی اولاد نہیں۔ عیسائیوں کی خیر اسی میں ہے کہ گمراہ کن تصورات سے باز آجائیں اور توحیدِ خالص اختیار کر لیں۔

آج بد قسمتی سے غلو کی یہ گمراہی کچھ مشرکانہ تصورات اور بدعات کی صورت میں ہمارے ہاں بھی آچکی ہے جس کا نقشہ مولانا الطاف حسین حالی نے یوں کھینچا ہے۔

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں  
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں  
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں  
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں  
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے  
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۷۲ تا ۷۳

مرتبہ کی بلندی اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے میں ہے

لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ	ہر گز عار نہیں رکھتے تھے مسیحؑ کہ وہ ہوں بندے اللہ کے
وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ <sup>ط</sup>	اور نہ ہی مقرب فرشتے
وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ	اور جو عار رکھے اللہ کی بندگی سے اور تکبر کرے
فَسَيَحْشَرُهُمُ إِلَيْهِ جَمِيعًا <sup>۱۷۲</sup>	تو عنقریب جمع کرے گا اللہ انہیں اپنی طرف سب کے سب کو۔
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا	پھر جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور انہوں نے عمل کیے اچھے
فَيُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُمُ	تو اللہ پورے دے گا انہیں اُن کے اجر
وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ <sup>ج</sup>	اور زیادہ دے گا انہیں اپنے فضل میں سے
وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا	اور وہ لوگ جنہوں نے عار کیا (اللہ کی بندگی سے) اور تکبر کیا
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا	تو اللہ عذاب دے گا انہیں دردناک عذاب
وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا <sup>۱۷۳</sup>	اور وہ نہیں پائیں گے اپنے لیے اللہ کے سوا کوئی حامی اور نہ ہی کوئی مددگار۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقربین، اُس کے سامنے جھکنے اور اُس کی بندگی کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا اعلیٰ درجہ کی سعادت اور عزت ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے میں ذلت و رسوائی ہی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو عیسائیوں نے اور فرشتوں کو مشرکین مکہ نے معبود قرار دیا حالانکہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے ہی کو اپنے لیے سعادت کا مقام سمجھتے ہیں۔ جو لوگ یہ سعادت حاصل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نہ صرف ان کے اعمال کا بدلہ دے گا بلکہ اپنی طرف سے مزید انعامات سے نوازے گا۔ اس کے برعکس جس نے تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے سر جھکانے سے انکار کیا وہ دردناک عذاب سے دوچار ہو گا اور اپنے لیے کوئی مددگار نہ پائے گا۔

### آیات ۷۴ تا ۷۵

#### قرآن کریم حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے

اے لوگو! آپکی ہے تمہارے پاس روشن دلیل تمہارے رب کی طرف سے	يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ
اور ہم نے نازل کر دیا ہے تمہاری طرف واضح نور۔	وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿٧٤﴾
پس وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر	فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
اور چٹ گئے اُس کے ساتھ	وَأَعْتَصَمُوا بِهِ
تو عنقریب وہ داخل کرے گا انہیں اپنی طرف سے رحمت اور فضل میں	فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ
اور ہدایت دے گا انہیں اپنی طرف سیدھی راہ کی۔	وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٥﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں پوری نوعِ انسانی کو دعوت دی گئی ہے کہ تمہارے پاس قرآنِ حکیم کی صورت میں حق کی دلیل اور ہدایت کی واضح روشنی آچکی ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اُس کے ساتھ یعنی اُس کی رسی قرآنِ حکیم سے چمٹ جائیں تو وہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا اپنے فضل سے مالا مال کر دے گا اور اپنی طرف سیدھے راہ کی ہدایت دے گا۔ قرآنِ حکیم سے چمٹنے سے مراد ہے نہ صرف زبانی طور پر بلکہ دل سے یقین رکھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اُس کی باقاعدہ تلاوت کرنا اسے سمجھنا اس کے انفرادی احکامات پر عمل کرنا، اس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کی کوشش کرنا اور اس کی تعلیمات کو عام کرنا۔

## آیت ۱۷۶

## کلالہ کی وراثت

اے نبی! وہ پوچھتے ہیں آپ سے	يَسْتَفْتُونَكَ ط
فرمائیے اللہ حکم دیتا ہے تمہیں کلالہ (کی میراث) کے بارے میں	قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ
اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے	اِنْ اَمْرُوْهُ اَهْلَكَ
نہیں ہے اُس کی کوئی اولاد	لَيْسَ لَهُ وَكْدٌ
اور ہے اُس کی ایک بہن	وَلَهَا اُخْتُ ط
تو بہن کے لیے نصف ہے اُس کا جو اُس آدمی نے چھوڑا	فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
اور وہ وارث ہو گا اپنی بہن (کے کل ترکہ) کا اگر نہ ہو اُس بہن کی کوئی اولاد	وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا وَكْدٌ ط
پھر اگر ہوں کلالہ کی دو بہنیں	فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَلَهُمَا الثُّلُثُ مِمَّا تَرَكَ ط	تو اُن دونوں کا ہے دو تہائی اُس میں سے جو اُس نے چھوڑا
وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً	اور اگر وہ ہوں کئی بہن بھائی یعنی مرد اور عورتیں
فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ	تو مرد کے لیے ہے دو عورتوں کے حصہ کے برابر
يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ أَنْ تَضِلُّوا	واضح فرماتا ہے اللہ تمہارے لیے (احکام) کہ کہیں تم گمراہ نہ ہو جاؤ
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۴	اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

کلالہ ایسے مرد یا عورت کو کہتے ہیں کہ جس کے نہ والدین ہوں اور نہ ہی اولاد۔ کلالہ کی وراثت اُس کے بہن بھائیوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ ماں شریک بہن بھائیوں کی وراثت کی وضاحت اس سورہ مبارکہ کی آیت ۱۲ میں کی گئی ہے۔ حقیقی بہن بھائیوں یا باپ شریک بہن بھائیوں کی وراثت کی تفصیل اس آیت میں بیان کی جا رہی ہے۔ ان بہن بھائیوں کا کلالہ کی وراثت میں حصہ اس طرح ہوتا ہے جیسے اولاد کا حصہ اپنے والدین کی وراثت میں۔ تفصیلات کے لیے کتب فقہ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورة المائدة

شریعت اور نفاذِ شریعت کے موضوع پر اہم ترین سورہ مبارکہ

اس سورہ مبارکہ کی اہمیت نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے سامنے آتی ہے کہ:

عَلِّمُوا رِجَالَكُمْ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ (بیہقی)

"سکھاؤ اپنے مردوں کو سورہ مائدہ اور سکھاؤ اپنی خواتین کو سورہ نور"۔

سورہ مبارکہ کے مضامین کا تجزیہ:

آیات ۱۱-۱	(رکوع ۲ تا ۱)	احکاماتِ شریعت اور تکمیلِ شریعت کا اعلان
آیات ۱۲-۴۳	(رکوع ۶ تا ۳)	اہل کتاب کی شریعت پر عمل اور نفاذِ شریعت کے لیے جدوجہد سے پہلو تہی
آیات ۴۴-۵۰	(رکوع ۷)	نفاذِ شریعت کے لیے پُر زور تاکید
آیات ۵۱-۵۶	(رکوع ۸)	حزب اللہ کے اوصاف
آیات ۵۷-۸۶	(رکوع ۱۱ تا ۹)	اہل کتاب کے لیے ترغیب و ملامت
آیات ۸۷-۱۰۸	(رکوع ۱۴ تا ۱۲)	احکاماتِ شریعت
آیات ۱۰۹-۱۲۰	(رکوع ۱۶ تا ۱۵)	ایمان بالرسالت

## آیات ۲ تا ۱

اہم اصولی ہدایات اور احکاماتِ شریعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
أَوْفُوا بِالْعُقُودِ	پورے کرو عہد

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ	حلال کر دیے گئے ہیں تمہارے لیے مویشی چوپائے
إِلَّا مَا يُثْلَى عَلَيْكُمْ	سوائے اُن کے جو سنائے جائیں گے تمہیں
غَيْرَ مُجَلَّى الصَّيْدِ وَ أَنْتُمْ حُرْمٌ ط	نہ سمجھنے والے ہو شکار کو حلال جبکہ تم حالتِ احرام میں
إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝	بے شک اللہ حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ	بے حرمتی نہ کرو اللہ کی نشانیوں کی
وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ	اور نہ ہی حرمت والے مہینے کی
وَلَا الْهَدْيَ	اور نہ ہی حرم میں قربان ہونے والے جانوروں کی
وَلَا الْقَلَائِدَ	اور نہ ہی اُن جانوروں کی جن کے گلوں میں (قربانی کی نشانی کے لیے) پٹے بندھے ہوئے ہیں
وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ	اور نہ ہی ارادہ کرنے والوں کی محترم گھر کا
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا	جو طلب کرتے ہیں فضل اپنے رب سے اور خوشنودی
وَ إِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ط	اور جب احرام کھول دو تو شکار کرو
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نُ قَوْمٍ	اور نہ اکسائے تمہیں کسی قوم کی دشمنی
أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	کہ انہوں نے روکا تھا تمہیں مسجدِ حرام جانے سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَنْ تَعْتَدُوا	کہ تم زیادتی کرو
وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ	اور باہم تعاون کرو نیکی اور تقویٰ کے کام میں
وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	اور باہم تعاون نہ کرو گناہ اور زیادتی کے کام میں
وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچو اللہ کی نافرمانی سے
اِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝	بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

ان آیات میں اہم اصولی ہدایات اور احکامات شریعت کا بیان ہے۔ اصولی ہدایات دو ہیں:

i۔ معاہدات کی پاسداری کرو۔

ii۔ نیکی و تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ گویا گناہ تو درکنار اس میں کسی قسم کی معاونت بھی ناجائز ہے۔

احکامات شریعت میں سے چار احکامات یہاں بیان کئے گئے ہیں:

i۔ اللہ تعالیٰ نے چوپایوں میں سے مویشی حلال کیے ہیں۔

ii۔ حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے۔

iii۔ حرمت والے مہینے 'حرم کی طرف قربانی کے لیے لے جائے جانے والے جانور، حرم میں قربانی کے لیے وقف کردہ جانور

اور عمرہ و حج کی غرض سے حرم کی طرف جانے والے عازمین اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں یعنی اُن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ

یاد آتا ہے۔ ان شعائر اللہ کی تعظیم ہر مسلمان پر لازم ہے۔

iv۔ کسی قوم کی دشمنی اس بات کا جواز نہ بن جائے کہ اُس کے ساتھ زیادتی کی جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۳

## دین اسلام کی تکمیل کا اعلان

حرام کیے گئے ہیں تم پر مُردار	حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ
اور خون	وَالْدَّمُ
اور خنزیر کا گوشت	وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ
اور وہ پکارا جائے اللہ کے سوا کسی کا نام جس پر	وَمَا أَهْلَ لِيغْيِرَ اللَّهُ بِهِ
اور گلا گٹھنے سے مرنے والا	وَالْمُنْخَنِقَةُ
اور چوٹ لگنے سے مرنے والا	وَالْمَوْقُوذَةُ
اور اوپر سے گر کر مرنے والا	وَالْمُتَرَدِّيَةُ
اور سینک لگنے سے مرنے والا	وَالنَّطِيحَةُ
اور جسے کھایا ہو کسی درندے نے	وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ
سوائے اُس کے جسے ذبح کر لو	إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ <sup>ف</sup>
اور جسے ذبح کیا گیا ہو آستانوں پر	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
اور یہ کہ تم تقسیم کرو (گوشت) جوئے کے تیروں سے	وَأَنْ تَسْتَقْسِبُوا بِالْأَزْلَامِ <sup>ط</sup>
یہ سب نافرمانی کے کام ہیں	ذَلِكُمْ فِسْقٌ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



آج مایوس ہو گئے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہارے دین سے	الْيَوْمَ يَكْفُرُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ
تو مت ڈرو اُن سے اور ڈرو مجھ سے	فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ
آج کے دن میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین	الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت	وَاَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
اور پسند کر لیا تمہارے لیے اسلام کو بطور دین	وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
پھر جو لاچار کر دیا گیا بھوک سے	فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْصَصَةٍ
نہ مائل ہونے والا ہو گناہ کی طرف	غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِآثِمٍ
تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۲

اس آیت مبارکہ میں اعلان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دین اسلام کی تکمیل فرمادی ہے اور اس طرح اُن کے لیے ایک بہت بڑی نعمت پوری ہو گئی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اس مکمل دین کو پسند فرمالیا ہے۔ دین کی تکمیل کے بعد اس میں کسی بدعت کی گنجائش نہیں اور کسی کی طرف سے نبوت کا دعویٰ سفید جھوٹ اور فریب ہے۔ اس آیت میں چار احکامات شریعت بھی عطا کیے گئے ہیں:

i۔ اللہ تعالیٰ نے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا کھانا حرام قرار دیا۔ اگر کسی جانور کو جھٹکے یا کرنٹ لگا کر مار دیا جائے تو اُس کا خون بہنے کے بجائے اندر گوشت کے ساتھ چپک کر جم جاتا ہے۔ خون کے حرام ہونے کی وجہ سے اب اس جانور کا گوشت حرام ہے۔

ii۔ اگر کوئی مویشی کسی بھی وجہ سے ذبح کیے بغیر مر گیا تو اُس کا گوشت حرام ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

iii- کسی مزار یا استھان پر ذبح کیے جانے والے جانور کا گوشت یا جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم شدہ گوشت بھی حرام ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں شرک کی آمیزش ہے۔

iv- جان چلی جانے کا خطرہ ہو تو بقدرِ ضرورت حرام سے استفادہ جائز ہے۔

### آیات ۵۳

اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ چیزیں حلال فرمائی ہیں

يَسْأَلُونَكَ	اے نبی! وہ پوچھتے ہیں آپ سے
مَا ذَا أُحِلَّ لَهُمْ	کیا حلال کیا گیا ہے اُن کے لیے؟
قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ	فرمائیے حلال کی گئی ہیں تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ	اور وہ جو تم سکھاتے ہو درندوں میں سے
مُكَلِّبِينَ	شکاری جانور کو سدھانے والے ہوتے ہوئے
تَعْلَمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ	تم انہیں سکھاتے ہو اُس میں سے جو سکھایا تمہیں اللہ نے
فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ	تو کھاؤ اُس میں سے جو وہ پکڑے رکھیں تمہارے لیے
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ	اور ذکر کرو اللہ کے نام کا اُس پر
وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچو اللہ کی نافرمانی سے
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝	بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آج کے دن حلال کر دی گئی ہیں تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں	الْيَوْمَ أَحْلَلْ لَكُمْ الطَّيِّبَاتِ
اور کھانا اُن کا جنہیں دی گئی کتاب حلال ہے تمہارے لیے	وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَّ لَكُمْ
اور تمہارا کھانا حلال ہے اُن کے لیے	وَطَعَامُكُمْ حَلَّ لَهُمْ
اور پاک دامن مومن عورتیں	وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
اور پاک دامن عورتیں اُن کی جنہیں دی گئی کتاب تم سے پہلے	وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ
جب تم دے دو انہیں اُن کے مہر	إِذَا أَتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ
پاک باز بنتے ہوئے،	مُحْصِنِينَ
محض لذت لینے والے نہیں	غَيْرِ مُسْفِحِينَ
اور نہ ہی چھپی دوستی کرنے والے	وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ط
اور جس نے انکار کیا ایمان کی روش پر چلنے سے	وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ
تو یقیناً ضائع ہو گیا اُس کا عمل	فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ
اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔	وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ۝

۱۱

ان آیات میں دو بار فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام پاکیزہ چیزیں مسلمانوں کے لیے حلال قرار دی ہیں۔ ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

---



---



---



---



---



---



---



---



---



---

i- اگر سکھائے ہوئے شکاری جانور کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شکار پر چھوڑا گیا ہو تو اُس کا مارا ہوا ایسا شکار جس میں سے وہ خود نہ کھائے حلال ہے۔

ii- اہل کتاب کے لیے حلال کردہ کھانے مسلمانوں کے لیے بھی حلال ہیں اور مسلمانوں کے لیے حلال کردہ کھانے اہل کتاب کے لیے حلال ہیں۔

iii- نیک سیرت مسلمان خواتین اور نیک سیرت اہل کتاب خواتین سے مسلمان مرد نکاح کر سکتے ہیں جبکہ مقصد گھر بسانا ہو نہ کہ محض حصول لذت یا خفیہ آشنائی۔ منکوحہ کو مہر دینا لازم ہے۔

آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ جس نے ایمان کے بعد کفر کیا اُس کی نیکیاں برباد ہو گئیں اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ گو کہ اہل کتاب خاتون سے نکاح جائز ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ اُس کی محبت میں انسان اسلام سے دور ہو کر کفر کا رنگ اختیار کر لے یا اُس کی اولاد ماں کے مذہب پر چلی جائے۔ آج کے دور میں کافر خاتون سے نکاح میں کفر کی طرف جانے کا شدید اندیشہ ہے کیونکہ کافر غالب ہیں اور مسلمان مغلوب۔ ایمان کی حفاظت کے لیے مناسب یہی ہے کہ کافر خاتون سے نکاح نہ کیا جائے۔

### آیت ۶

### وضو کے فرائض کا بیان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ	جب تم کھڑے ہو نماز کے لیے
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ	تو دھو لیا کرو اپنے چہرے
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ	اور اپنے ہاتھ کمریوں تک
وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ	اور مسح کر لیا کرو اپنے سروں کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور دھولیا کرو اپنے پاؤں ٹخنوں تک	وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط
اور اگر تم ناپاکی کی حالت میں ہو	وَأِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا
تو پھر خوب طہارت حاصل کرو (غسل کر کے)	فَاَطْهَرُوا
اور اگر تم ہو بیمار	وَأِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ
یا ہو سفر پر	أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
یا آئے تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے	أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ
یا تم نے تعلق قائم کیا ہو بیویوں سے	أَوْ لَسْتُمْ نِسَاءً
پھر تم نہ پاؤ پانی	فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً
تو تیمم کر لیا کرو پاکیزہ مٹی سے	فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
مسح کر لو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا اس سے	فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ط
نہیں چاہتا اللہ کہ رکھے تم پر کچھ تنگی	مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ
اور لیکن اللہ چاہتا ہے کہ پاک کر دے تمہیں	وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
اور پوری کر دے اپنی نعمت تم پر	وَلِيَتِمَّ نِعْمَتُهُ عَلَيْكُمْ
تاکہ تم شکر ادا کرو۔	لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝۶

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس آیت میں وضو کے چار فرائض یعنی چہرہ کا غسل، ہاتھوں کا کمنیوں سمیت غسل، سر کا مسح اور پاؤں کا ٹخنوں سمیت غسل بیان کیے گئے ہیں۔ حالتِ جنابت میں غسل کا حکم دیا گیا۔ مزید فرمایا کہ اگر غسل یا وضو کے لیے پانی دستیاب نہ ہو تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کیا جاسکتا ہے۔ تیمم سے مراد ہے کہ پاکیزہ مٹی سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا جائے۔ تیمم کی سہولت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک رعایت اور نعمت قرار دیا۔

ایک اہم نکتہ قابلِ غور ہے۔ نمازِ تہجد اور پھر بیچ وقتہ نماز کی دور میں فرض قرار دی گئی۔ ان نمازوں کی ادائیگی کے لیے نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو وحیِ خفی کے ذریعہ وضو کے فرائض اور طریقہ کار سکھایا۔ قرآن حکیم میں اس کا ذکر مدنی دور میں آیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی احکامات کا نزول ہوتا تھا۔ گویا منکرینِ سنت کی یہ بات گمراہی ہے کہ شریعت کا ماخذ صرف قرآن ہے۔

### آیت ۷

اسلام ایک نعمت اور کلمہ طیبہ ایک عہد ہے

وَادْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ	اور یاد رکھو اللہ کی نعمت جو تم پر ہے
وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ	اور اُس کے اُس عہد کو کہ اُس نے پابند کر دیا ہے تمہیں جس سے
اِذْ قُلْتُمْ سَبْعًا وَاطْعَنَّا	جب کہا تھا تم نے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا
وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچو اللہ کی نافرمانی سے
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی بات کو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آیت ۳ میں اسلام کو مسلمانوں کے لیے نعمت قرار دیا گیا تھا۔ اس آیت میں حکم دیا گیا کہ اس نعمت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اس نعمت کی کئی برکات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام سے قبل تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ قبائلی عصبیتوں نے تمہیں عداوتوں اور لڑائیوں میں پھنسا کر تمہاری زندگی تم پر مشکل کر دی تھی۔ ان حالات سے نجات کی کوئی راہ تمہیں نظر نہیں آتی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی توفیق بخشی جس سے تمہاری قدیم اور مسلسل عداوتوں کا خاتمہ ہوا اور تم بھائی بھائی بن گئے۔ اسلام کی عطا کردہ شریعت بھی ایک نعمت ہے جس پر عمل سے ہر ایک کی جان، مال اور آبرو کو تحفظ ملتا ہے۔ مزید یہ کہ اس آیت میں کلمہ طیبہ کو سَبِّغْنَا وَ أَطْعَمْنَا (ہم نے سنا اور فرمانبرداری اختیار کی) کی روش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور ان کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرنے کا عہد قرار دیا گیا۔ حکم دیا گیا اب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس سے کیے گئے عہد کو ہمیشہ یاد رکھو اور ان کا پاس کرو۔

### آیات ۸ تا ۱۰

#### عدل کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
كُونُوا قَوْمِينَ لِلَّهِ	ہو جاؤ کھڑے ہونے والے اللہ کے لیے
شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ	گواہ بن کر عدل کے
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	اور ہر گز نہ اُکسائے تمہیں کسی قوم کی دشمنی
عَلَىٰ آلَا تَعْدِلُوا <sup>ط</sup>	اس پر کہ تم عدل نہ کرو
إِعْدِلُوا	عدل کیا کرو
هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ	یہ زیادہ قریب ہے تقویٰ کے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچتے رہو اللہ کی نافرمانی سے
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ①	بے شک اللہ خوب باخبر ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا	وعدہ کیا اللہ نے اُن سے جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۝	اور انہوں نے عمل کیے اچھے
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ②	اُن کے لیے بخشش اور شاندار بدلہ ہے۔
وَالَّذِينَ كَفَرُوا	اور جنہوں نے کفر کیا
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا	اور جھٹلایا ہماری آیات کو
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ③	یہ لوگ جہنم والے ہیں۔

ان آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ عدل کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی شانِ عدل کی گواہی پیش کریں۔ عدل ہر صورت میں کیا جائے خواہ اس کا فائدہ کسی دشمن ہی کو کیوں نہ ہو۔ عدل کرنا ہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ جو لوگ ظلم و زیادتی کے خلاف عدل کے علمبردار بن کر کھڑے ہو گئے وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور شاندار بدلے کی نعمتیں حاصل کریں گے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ان احکامات کو قبول نہ کیا اور جھٹلایا وہ جہنم کے عذاب سے دوچار ہوں گے۔

### آیت ۱۱

بھروسہ اللہ تعالیٰ ہی پر کرنا چاہیے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
ادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ	یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اِذْهُمْ قَوْمٌ	جب ارادہ کیا ایک قوم نے
اَنْ يَّبْسُطُوا اَيْدِيَهُمْ	کہ بڑھائے تمہاری طرف اپنے ہاتھ
فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ	تو اللہ نے روک دیا اُن کے ہاتھوں کو تم سے
وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچتے رہو اللہ کی نافرمانی سے
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝	اور اللہ پر پھر چاہیے کہ بھروسہ کریں مومن۔

اس آیت میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ایک عافیت کی یاد دہانی کرائی گئی۔ سن ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے قبل جب مسلمان احرام پہنے ہوئے مکہ کی طرف جا رہے تھے تو مشرکین مکہ کی شدید خواہش تھی کہ اُن پر حملہ کر کے کاری ضرب لگائیں۔ اگر وہ مسلمانوں پر حملہ میں پہل کرتے تو پورے عرب میں بدنامی ہوتی کہ اُنہوں نے عمرے کی غرض سے مکہ آنے والوں کے خلاف کاروائی کی ہے۔ لہذا وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح پہل مسلمانوں کی طرف سے ہو جائے تو پھر وہ اُسے بہانہ بنا کر اپنے ناپاک منصوبہ کی تکمیل کر لیں گے۔ اُنہوں نے کئی بار مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اُن کے قریب سے گھوڑے دوڑائے اور گالیاں دیں تاکہ مسلمان ردِ عمل کا اظہار کریں اور مشرکین کو اُن کے خلاف اقدام کا جواز مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صبر و برداشت کی توفیق دی اور مشرکین کی سازشوں سے محفوظ رکھا۔ ہر قسم کے شر سے عافیت دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

### آیت ۱۲

#### بنی اسرائیل سے عہدِ شریعت

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ	اور یقیناً لیا تھا اللہ نے عہد بنی اسرائیل سے
--	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا	اور ہم نے مقرر کیے اُن میں سے بارہ سردار
وَقَالَ اللَّهُ اِنِّي مَعَكُمْ	اور فرمایا اللہ نے کہ بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں
لَئِنْ اَقْبَلْتُمْ الصَّلَاةَ	اگر تم قائم کرتے رہے نماز
وَاَتَيْتُمُ الزَّكَاةَ	اور دیتے رہے زکوٰۃ
وَامَنْتُمْ بِرُسُلِي	اور ایمان لائے میرے رسولوں پر
وَعَزَّيْتُمُوهُمْ	اور مدد کرتے رہے اُن کی
وَاَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا	اور دیتے رہے اللہ کو بہترین قرض
لَا تُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ	میں ضرور دور کردوں گا تم سے تمہارے گناہ
وَلَا تُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ	اور میں ضرور داخل کروں گا تمہیں اُن باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں
فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ	پھر جس نے ناشکری کی اس کے بعد تم میں سے
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٧﴾	تو یقیناً وہ بھٹک گیا سیدھی راہ سے۔

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں نقیب یعنی سردار مقرر کیے اور اُن سے عہد لیا کہ نماز قائم کرتے رہو، زکوٰۃ ادا کرتے رہو، رسولوں پر ایمان لاؤ، اُن کے مشن میں اُن کے دست و بازو بنو اور اللہ تعالیٰ کے دین کے غلبہ کے لیے مال خرچ کرو۔ جو کوئی یہ عہد نبھائے گا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرمادے گا اور اُسے جنت کی ابدی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ جس نے عہد کو توڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی خوش کن بشارتوں کی ناقدری کی وہ بد نصیب راہ ہدایت سے بھٹک گیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۳ تا ۱۴

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وجہ... عہد کی خلاف ورزی

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعْنُهُمْ	تو بوجہ اُن کے توڑنے کے اپنا عہد ہم نے لعنت کی اُن پر
وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً	اور ہم نے کر دیا اُن کے دلوں کو سخت
يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۚ	وہ بدلتے ہیں بات کو اُس کے محل و مقام سے
وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ	اور اُنہوں نے بھلا دیا ایک حصہ اُس میں سے، اُنہیں نصیحت کی گئی تھی جس سے
وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ	اور تم ہمیشہ آگاہ ہوتے رہو گے اُن کی طرف سے خیانت پر
إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ	سوائے چند لوگوں کے اُن میں سے
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ	تو معاف کرو اُنہیں اور درگزر کرو
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝	بے شک اللہ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں سے۔
وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرَىٰ	اور اُن لوگوں سے جنہوں نے کہا بے شک ہم نصاریٰ ہیں
أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ	ہم نے لیا اُن سے اُن کا عہد
فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ	سو اُنہوں نے بھلا دیا ایک حصہ اُس میں سے، اُنہیں نصیحت کی گئی تھی جس سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاغْرِبْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ط	تو ہم نے ڈال دی اُن کے درمیان دشمنی اور نفرت روزِ قیامت تک
وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿۱۳﴾	اور عنقریب بتا دے گا انہیں اللہ جو وہ کاری گری کیا کرتے تھے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر عہد کی خلاف ورزی کی وجہ سے لعنت کی اور اُن کے دلوں میں سختی پیدا کر دی۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ:

- i- اپنے خبیث نفس کی تسکین اور خبیث باطن کے اظہار کے لیے الفاظ کو بگاڑ دیتے ہیں جیسے اَطَعْنَا (ہم نے اطاعت کی) کو عَصَيْنَا (ہم نے نہیں مانا) کہہ دیا اور رَاعَيْنَا (ہم سے رعایت کیجیے) کو رَاَعَيْنَا (اے ہمارے چرواہے) کر دیا۔
- ii- اُس نصیحت کو فراموش کر دیتے ہیں جس کے ذریعہ سے اُن کی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔
- iii- اُن کی طرف سے مسلسل بددیانتی اور وعدہ خلافی کا تجربہ ہوتا رہتا ہے۔

عیسائیوں کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بد عہدی کی سزا یہ دی کہ اُن کے مابین بغض و عداوت پیدا کر دی اور وہ باہم فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے خونریزی اور ایک دوسرے کی قوت کا مزہ چکھتے رہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں اُن کی کارستانیوں کی حقیقت کا مزہ چکھائے گا۔

بنی اسرائیل اپنے جرائم کی بنیاد پر اس قابل نہیں کہ انہیں قریب بھی آنے دیا جائے لیکن نبی اکرم ﷺ کو ہدایت دی گئی کہ آپ ﷺ انہیں معاف کریں اور ان کی بد عملی سے درگزر کریں، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ اُن کی سخت دلی اور بے حسی کے بعد اگرچہ کسی وعظ و نصیحت کا اُن کے لیے مؤثر ہونا مشکل ہے لیکن رواداری اور حسنِ خلق کے رویہ سے بے حسوں میں بھی حس پیدا ہو سکتی ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۶ تا ۲۵

اہل کتاب کو نبی اکرم ﷺ اور قرآن پر ایمان لانے کی دعوت

اے اہل کتاب! آپکے ہیں تمہارے پاس ہمارے رسول	يَا هَلْ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا
جو واضح کرتے ہیں تم پر وہ بہت سی باتیں جنہیں تم چھپا رہے تھے کتاب میں سے	يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ
اور درگزر کرتے ہیں بہت سی باتوں سے	وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ
یقیناً آچکی ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور ایک واضح کتاب۔	قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿۱۶﴾
ہدایت دیتا ہے اللہ اس کے ذریعہ اُن کو جو پیروی کرتے ہیں اللہ کی رضا کی	يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ
سلامتی کے راستوں کی	سُبُلَ السَّلَامِ
اور نکالتا ہے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف اپنی توفیق سے	وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ
اور ہدایت دیتا ہے انہیں سیدھی راہ کی۔	وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۱۷﴾

ان آیات میں اہل کتاب کو دعوت دی گئی کہ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ وہ کھول کھول کر تمہیں بتا رہے ہیں کہ تم نے اپنی کتابوں سے کتنا حق ظاہر کیا اور کتنا چھپایا۔ اُن کے ذریعہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح کتاب اور ہدایت کی روشنی آگئی ہے۔ اسی کتاب کے ذریعہ اب ہدایت ملے گی لیکن اُس کو جس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

طلب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ ایسی سعید روحوں کو سلامتی کے راستے دکھائے گا، گمراہی کے اندھیروں سے ہدایت کے نور میں لے آئے گا اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی عطا فرمائے گا۔

آیت ۱۷

حضرت عیسیٰؑ معبود نہیں مخلوق ہیں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا	یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا
اِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ	بے شک اللہ ہے ہی مسیحؑ یعنی مریمؑ کا بیٹا
قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا	اے نبیؐ! فرمائیے کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے سامنے کچھ بھی
اِنْ اَرَادَ اَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ	اگر اللہ چاہے کہ ہلاک کر دے مسیحؑ مریمؑ کے بیٹے کو
وَأُمَّهُ	اور ان کی والدہ کو
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا	اور جو زمین میں ہیں سب کے سب کو
وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی
وَمَا بَيْنَهُمَا ط	اور اُس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ	وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾	اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

عیسائیوں کے ایک فرقہ یعقوبیہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیحؑ کی ذات میں حلول کر گیا ہے۔ گویا اب اللہ تعالیٰ حضرت مسیحؑ کی صورت میں موجود ہے۔ اس آیت میں فرمایا کہ حضرت مسیحؑ اور اُن کے والدہ حضرت مریمؑ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہیں۔ اگر وہ اُن پر کوئی آفت نازل کرنا چاہے تو ہے کوئی جو انہیں بچا سکے؟ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے بے بس اور لاچار ہیں جبکہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر طرح سے باختیار اور ہر شے پر قادر ہے۔ بلاشبہ حضرت مسیحؑ کی معجزانہ ولادت، اُن کے اخلاقی کمالات اور حسی معجزات حیرت انگیز ہیں۔ یہ کمال اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اُس نے آپؑ کو یہ سب کچھ عطا کیا ہے۔ یہ بڑی بے دانسی ہے کہ مخلوق کے کمالات کو دیکھ کر اُسی پر خالق ہونے کا گمان کر لیا جائے۔ دانشمند وہ ہیں جو مخلوق کے کمالات میں خالق کی عظیم الشان قدرت کے نشانات دیکھتے ہیں اور اُن سے ایمان کا نور حاصل کرتے ہیں۔

### آیت ۱۸

اللہ تعالیٰ کی محبوب امت ہونے کا دعویٰ؟

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ	اور کہا یہودیوں اور عیسائیوں نے
نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ	کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں
وَأَحِبَّاؤُهُ ط	اور اُس کے بڑے محبوب ہیں
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُمْ	اے نبی! پوچھیے پھر کیوں وہ عذاب دیتا ہے تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے
بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ	بلکہ تم بھی انسان ہو اُن میں سے جو اُس نے پیدا کیے
يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ	وہ بخش دیتا ہے جسے چاہتا ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ	اور سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے
وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَٱلْاَرْضِ	اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور اُس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے
وَالْبَیِّنٰتِ ۝۱۸	اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یہودی اور عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی محبوب لوگوں میں شامل ہیں۔ اس آیت میں اُن سے سوال کیا گیا کہ اگر واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے لاڈلے ہیں تو پھر اُن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کیوں آتے رہے؟ حقیقت یہ ہے کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اُس کی نگاہ میں برابر ہیں۔ البتہ جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں وہی اُس کے محبوب ہیں۔ آج یہ دھوکہ مسلمانوں کو بھی ہے کہ آخری نبی ﷺ کے امتی ہونے کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ آج ہم سے سوال ہے کہ پھر عذاب کے کوڑے ہم پر کیوں برس رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا ہے تو شریعت پر عمل کر کے کردار کی پاکیزگی حاصل کرنا ہوگی۔

### آیت ۱۹

### اہل کتاب کے لیے اتمام حجت

يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ	اے اہل کتاب!
قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا	یقیناً آپکے ہیں تمہارے پاس ہمارے رسول
يُبَيِّنُ لَكُمْ	وہ واضح کرتے ہیں تم پر (احکاماتِ شریعت)
عَلٰی فِتْرَةِ مِّنَ الرُّسُلِ	ایک وقفہ کے بعد رسولوں کی آمد میں
اَنْ تَقُولُوْا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ	کہیں تم کہنے لگو نہیں آئے ہمارے پاس بشارت دینے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



والے اور نہ ہی خبردار کرنے والے	
پس آچکے ہیں تمہارے پاس بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے	فَقَدْ جَاءَكُمْ بُشِيرٌ وَنَذِيرٌ
اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔	وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٩﴾

۲۵

بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے کئی انبیاء بھیجے۔ سیدنا عیسیٰؑ کے بعد انبیاءؑ کی بعثت کا سلسلہ بند ہوا اور مسلسل چھ سو سال تک بند رہا۔ اس کے بعد یہود اور عیسائی دونوں کو نبی آخر الزمان ﷺ کا انتظار تھا۔ مگر جب نبی آخر الزمان ﷺ تشریف لائے تو دونوں نے صرف اس بنا پر آپ ﷺ کی نبوت کا انکار کر دیا کہ آپ ﷺ بنی اسرائیل میں سے نہ تھے۔ اس آیت میں اُن دونوں کو آگاہ کیا گیا کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی صورت میں تمہارے پاس بشارت دینے والی اور خبردار کرنے والے ہستی آچکی ہے۔ اب تم روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بے عملی کا یہ جواز پیش نہیں کر سکتے کہ ہمیں کوئی خبردار کرنے یا بشارت دینے والا نہیں آیا۔ خیر اسی میں ہے کہ ان رسولوں اور ان کی تعلیمات پر ایمان لے آؤ۔ اگر تم ایمان نہیں لائے تو خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس جرم کی سزا دینے پر پوری طرح قادر ہے۔

### آیات ۲۰ تا ۲۲

بنی اسرائیل کو نفاذِ شریعت کے لیے قتال کرنے کی دعوت

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ	اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے
يَقُومُوا أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ	اے میری قوم! یاد کرو واللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی
إِذْ جَعَلْنَا فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ	جب بنائے اللہ نے تم میں سے انبیاءؑ
وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا	اور بنایا تمہیں بادشاہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور دیا تمہیں وہ کچھ جو نہیں دیا کسی کو تمام جہان والوں میں۔	وَأَنْتُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝۲۰
اے میری قوم! داخل ہو جاؤ اس مقدس سر زمین میں جو لکھ دی ہے اللہ نے تمہارے لیے	يُقِيمُوا دُخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
اور مت پھر جانا اپنی پیٹھیں پھیر کر	وَلَا تَتَّبِعُوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ
پھر تم پلٹ کر ہو جاؤ گے خسارہ پانے والے۔	فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝۲۱

ان آیات میں بنی اسرائیل کے لیے حضرت موسیٰؑ کی طرف سے دعوتِ قتال کا ذکر ہے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو ان پر ہونے والے انعامات کی یاد دہانی کرائی۔ انہیں یاد دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بیک وقت کئی کئی نبی بھیجے اور حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں اور ان کے بعد مصر میں ان کو بڑی بادشاہت عطا کی۔ صحرائے سینا میں من و سلویٰ کی صورت میں انہیں بہترین خوراک فراہم کی۔ ۱۲ قبائل کے لیے پانی کے ۱۲ چشمے ایک ہی چٹان سے جاری کر دیے۔ بادلوں کو ان پر مسلسل سائبان بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے احسانات کسی اور قوم پر نہیں کیے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ فلسطین کی سر زمین کو مشرکین سے خالی کرانے کے لیے جنگ کرو تا کہ وہاں ہم تورات کی تعلیمات پر مبنی عادلانہ نظام قائم کر سکیں۔ یہ خوشخبری بھی سنادی کہ اس جنگ میں انہیں فتح حاصل ہوگی۔ ساتھ ہی خبردار کر دیا کہ اگر جنگ سے اعراض کیا تو بدترین خسارے سے دوچار ہو گے۔

### آیات ۲۲ تا ۲۴

بنی اسرائیل کا اللہ کی راہ میں قتال کرنے سے انکار

قَالُوا يٰمُوسَىٰ	بنی اسرائیل نے کہا کہ اے موسیٰؑ!
-------------------	----------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک اس بستی میں تو بڑے زبردست لوگ آباد ہے	إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ
اور ہم ہر گز داخل نہ ہوں گے اس میں	وَإِنَّا لَنُذْخِلُهَا
یہاں تک کہ وہ نکل جائیں اس سے	حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا
پھر اگر وہ نکل جائیں اس سے	فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا
تو بے شک ہم داخل ہونے والے ہیں۔	فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿٣١﴾
کہا دو مردوں نے اُن میں سے جو ڈر رہے تھے	قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ
انعام فرمایا تھا اللہ نے جن دونوں پر	أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
داخل ہو جاؤ اُن پر دروازے سے	ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ
پھر جب تم داخل ہو جاؤ گے اُس سے	فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ
تو بے شک تم ہی غالب ہو گے	فَإِنَّكُمْ عَلَيْهِمْ غَالِبُونَ
اور اللہ ہی پر پھر بھروسہ کرو	وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا
اگر تم مومن ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٣٢﴾
اُنہوں نے کہا اے موسیٰ !	قَالُوا يٰمُوسَىٰ
بے شک ہم ہر گز نہ داخل ہوں گے اس میں کبھی بھی	إِنَّا لَنُذْخِلُهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا
جب تک وہ موجود ہیں اس میں	مَا دَامُوا فِيهَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا	سو جاؤ تم اور تمہارا رب پھر دونوں جنگ کرو
إِنَّا هُمْ نَا فَعِدُّونَ ﴿٢٦﴾	بے شک ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں۔

یہ آیات بنی اسرائیل کے اللہ کی راہ میں جنگ سے شرمناک گریز کا حال بیان کر رہی ہیں۔ انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی دعوتِ قتال فی سبیل اللہ کے جواب میں کہا کہ فلسطین میں آباد قوم بڑی زور آور ہے۔ کسی معجزہ کے ذریعہ اُن کو وہاں سے نکال دیا جائے تو ہم وہاں داخل ہوں گے ورنہ نہیں۔ بنی اسرائیل ہی میں سے اللہ تعالیٰ کے دو انعام یافتہ بندوں (یوشع بن نون اور کالبن بن یوئنا) نے اپنی قوم کو جھنجھوڑا اور سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو دشمن کی طاقت سے مرعوب نہ ہو اور ہمت کر کے دشمن کی بستی میں داخل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال ہے اور اُس نے فتح تمہارے لیے طے کر دی ہے۔ بزدل قوم نے حضرت موسیٰؑ کو کورا جواب دے دیا کہ آپ اور آپ کا رب جاکر مشرکین سے جنگ کریں ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے۔

### آیات ۲۵ تا ۲۶

#### حضرت موسیٰؑ کی بزدل قوم کے خلاف بددعا

قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَآخِي	عرض کی موسیٰؑ نے اے میرے رب! بے شک میں اختیار نہیں رکھتا سوائے اپنی ذات اور اپنے بھائی کے
فَاغْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٥﴾	پس جدائی کر دے ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان۔
قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً	فرمایا اللہ نے پھر بے شک یہ زمین حرام کی ہوئی ہے ان پر چالیس سال تک
يَتِيهِمْ فِي الْأَرْضِ	بھٹکتے پھریں گے زمین میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ع

فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٩﴾

تو افسوس نہ کرنا اس فاسق قوم پر۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کی اپنی قوم کے خلاف بددعا کا ذکر ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ اے میرے رب! مجھے اپنے اور اپنے بھائی ہارونؑ کے علاوہ کس پر کوئی اختیار نہیں۔ اب تو ہمیں جدا کر دے اس فاسق قوم سے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ اب یہ ۴۰ سال تک صحراء میں بھٹکتے رہیں گے۔ اے موسیٰ! اس فاسق قوم کی بربادی پر افسوس نہ کیجیے گا۔

ان آیات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ نفاذ شریعت کے لیے مال و جان کی قربانی سے اعراض کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کو کیسی نفرت ہوتی ہے۔ دنیا میں باطل کے غلبہ کی وجہ اہل حق کی بزدلی ہی ہوتی ہے۔ اگر اہل حق پامردی دکھادیں تو باطل ریت کی دیوار ثابت ہوتا ہے جیسے دور نبوی ﷺ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے اپنی بے مثال بہادری و شجاعت سے ثابت کیا۔

آیات ۲۷ تا ۲۹

حضرت ہابیل کا حکیمانہ وعظ

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَىٰ آدَمَ بِالْحَقِّ	اے نبی! سنائیے انہیں خبر آدمؑ کے دو بیٹوں کی حق کے ساتھ
إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا	جب اُن دونوں نے پیش کی قربانی
فَتَقَبَّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا	تو قبول کی گئی دونوں میں سے ایک (ہابیل) کی طرف سے
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ	اور قبول نہیں کی گئی دوسرے (قابیل) کی طرف سے
قَالَ لَا قُتْلُكَ	قابیل نے کہا میں ضرور قتل کر دوں گا تجھے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہابیل نے کہا کہ بے شک قبول فرماتا ہے اللہ متقیوں کی طرف سے۔	قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝۲۷
اگر تو نے بڑھایا میری طرف اپنا ہاتھ تاکہ تو قتل کر دے مجھے	لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَىٰ يَدِكَ لِتَقْتُلَنِي
میں نہیں ہوں بڑھانے والا اپنا ہاتھ تیری طرف کہ قتل کر دوں تجھے	مَا أَنَا بِبَاسٍ يَدِي إِلَيْكَ لَا قُتْلُكَ
بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو رب ہے تمام جہانوں کا۔	إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝۲۸
بے شک میں تو چاہتا ہوں کہ تو اٹھالے میرا گناہ اور اپنا گناہ	إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبْوَأَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ
اور پھر تو ہو جائے جہنم والوں میں سے	فَتَكُونَنَّ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ
اور یہی ظالموں کا بدلہ ہے۔	وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝۲۹

اس آیت میں حضرت ہابیل اور قابیل کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اُن دونوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی۔ حضرت ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قبول نہ ہو سکی۔ قابیل نے غصہ میں حضرت ہابیل کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ حضرت ہابیل نے قابیل کو قتل ناحق جیسے بدترین جرم سے روکنے کے لیے عمدہ وعظ و نصیحت کی۔ فرمایا "إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ" (بے شک اللہ متقیوں کی قربانیاں ہی قبول فرماتا ہے)۔ یہ پُر حکمت بات ایک اہم اصول کی حیثیت رکھتی ہے۔ اعمال و عبادات کی قبولیت تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے خوف پر موقوف ہے۔ جس میں تقویٰ نہیں اُس کا عمل مقبول نہیں۔ اسی طرح نفاذِ شریعت کے لیے ایسے ہی لوگوں کی جدوجہد کامیاب ہوگی جو اپنی ذات میں متقی یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے والے ہیں۔ حضرت ہابیل نے مزید فرمایا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کہ اگر تم مجھے قتل کرنے کی کوشش کرو گے تو میں ہر گز ردِ عمل کے طور پر تمہیں قتل کرنے کا ارادہ نہیں کروں گا۔ میں رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ سوچ لو کہ میرے ناحق قتل سے نہ صرف تم خود گناہ گار ہو گے بلکہ میرے تمام گناہ بھی تمہارے کھاتے میں چلے جائیں گے۔

### آیات ۳۰ تا ۳۱

### تاریخ انسانی کا پہلا ناحق قتل

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ	پھر آمادہ کر لیا قابیل کو اُس کے جی نے اپنے بھائی کے قتل پر
فَقَتَلَهُ	تو اُس نے قتل کر دیا قابیل کو
فَاصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾	پس قابیل ہو گیا خسارہ پانے والوں میں سے
فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ	پھر بھیجا اللہ نے ایک کوئے کو جو کریدتا تھا زمین
لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ	تاکہ دکھائے قابیل کو کہ کیسے وہ چھپائے اپنے بھائی کی لاش
قَالَ يُوَيْلَتَى	قابیل نے کہا ہائے میری خرابی!
أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ	کیا میں عاجز ہوا اس سے بھی کہ میں ہوتا اس کوئے جیسا
فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي	تو چھپا دیتا اپنے بھائی کی لاش
فَاصْبَحَ مِنَ الدَّامِينَ ﴿٣١﴾	پھر وہ ہو گیا پچھتانے والوں میں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

حضرت ہابیل کے وعظ نے قابیل کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔ کچھ روز اُس کے ضمیر اور نفس کے درمیان کشمکش رہی کہ قتل کے ارادے پر عمل کرے یا نہ کرے۔ آخر کار نفس غالب آیا اور اُس نے حضرت ہابیل کو شہید کر کے خسارہ کا سودا کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے قابیل کو ایک کوڑے کے ذریعہ سکھایا کہ کیسے زمین کو کھود کر مرحوم بھائی کی لاش اُس میں دفن کر دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ (بخاری)

"نہیں قتل کیا جاتا کسی بھی انسان کو ناحق مگر یہ کہ اس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدمؑ کے پہلے بیٹے (یعنی قابیل) کے کھاتے میں بھی جاتا ہے اس لیے کہ اُسی نے قتل ناحق کے جرم کا آغاز کیا تھا۔"

غالباً اللہ تعالیٰ نے یہود کے اس گھمنڈ کو توڑنے کے لیے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ وہ دعویٰ کرتے تھے ہم انبیاءؑ کی اولاد ہونے کی وجہ سے اللہ کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا کہ ہابیل اور قابیل دونوں بھائی حضرت آدمؑ کے بیٹے تھے مگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہی مقبول ہوا جو متقی تھا۔ دوسرے نے ظلم کا ارتکاب کیا تو وہ مردود ہو گیا۔ حضرت آدمؑ کا بیٹا ہونا اُس کے کچھ کام نہ آیا۔

## آیت ۳۲

### انسانی جان کی حرمت

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ ۖ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ	اس وجہ سے ہم نے طے کر دیا بنی اسرائیل کے لیے
أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ	کہ جس نے قتل کیا کسی جان کو بغیر کسی جان کے بدلے
أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ	یا بغیر فساد کے زمین میں
فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۖ	تو گویا اُس نے قتل کیا انسانوں میں سے سب کے سب کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَمَنْ أَحْبَبَهَا	اور جس نے بچایا کسی ایک جان کی
فَكَانَ مِمَّا أَحْبَبَ النَّاسَ جَمِيعًا	تو گویا اُس نے بچایا انسانوں میں سے سب کے سب کو
وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ	اور بے شک آئے اُن کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیوں کے ساتھ
ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَكُسُفٌۭ فُؤُونٌ ﴿٣٣﴾	پھر بے شک اُن میں سے اکثر اس کے بعد بھی زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں فرمایا گیا کہ حضرت ہابیل کے قتلِ ناحق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ طے کر دیا کہ جس نے کسی ایک جان کو کسی جان کے بدلہ میں یا زمین میں فساد کی سزا کے بغیر ناحق قتل کیا اُس نے گویا پوری نوعِ انسانی کو قتل کیا۔ ایسا کرنے والا پوری انسانیت اور امنِ عامہ کا دشمن ہوتا ہے۔ دوسرے لوگ بھی اُسے یہ جرم کرتے دیکھ کر اُس پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس جس نے کسی ایک جان کی حرمت کا پاس کیا یا کسی کو مظلومانہ موت سے نجات دلائی اُس نے گویا پوری نوعِ انسانی کی بقا کا سامان کیا۔ ایسا کرنا بہت بڑی نیکی ہے کیونکہ ایسا شخص انسانیت کا ہمدرد اور امنِ عامہ میں معاون بنتا ہے۔ بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے طے کردہ اس ضابطہ سے واقف تھے۔ رسولوں نے بار بار اُنہیں اس کی یاد دہانی بھی کرائی لیکن اس کے باوجود وہ قتل و غارت گری سے باز نہ آئے۔ بد قسمتی سے آج مسلمانوں میں بھی قتلِ ناحق کا جرم بہت عام ہے۔

آیات ۳۳ تا ۳۴

دہشت گردی کی سزا

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ	بلاشبہ بدلہ اُن کا جو جنگ کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول سے
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا	اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد برپا کرنے کی
أَنْ يُقْتَلُوا	یہ ہے کہ انہیں بری طرح قتل کیا جائے
أَوْ يُصَلَّبُوا	یا انہیں صلیب پہ لٹکا دیا جائے
أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ	یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے
أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ	یا انہیں نکال دیا جائے سر زمین سے
ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا	یہ ان کے لیے رسوائی ہے دنیا میں
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٢﴾	اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا	سوائے ان کے جو توبہ کر لیں
مِّن قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ	اس سے پہلے کہ تم قابو پاؤ ان پر
فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾	تو جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

۶

اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے اور اُس کے رسول ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ زمین میں ایک عادلانہ نظام قائم ہو۔ ایسا نظام جب کسی سر زمین میں قائم ہو جائے تو اُس کو خراب کرنے کی کوشش کرنا، خواہ وہ چھوٹے پیمانے پر قتل و غارت اور رہزنی و ڈکیتی کی حد تک ہو یا بڑے پیمانے پر اُس عادلانہ نظام کو الٹنے اور اس کی جگہ کوئی فاسد نظام قائم کر دینے کے لیے، دراصل وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہے۔ ان آیات میں فرمایا کہ جو لوگ یہ جرم کریں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکا یا جائے یا مخالف سمتوں سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں۔ امام وقت یا قاضی کو اختیار

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہے کہ اپنے اجتہاد سے جرم کی نوعیت کے مطابق ان میں سے جس سزا کا چاہے فیصلہ کر دے۔ البتہ اگر کوئی مجرم خود کو اپنے طور پر قانون کے حوالے کر دے تو اُس کی سزا معاف کی جاسکتی ہے۔ ہاں بندوں کے جو حقوق اُس نے غصب کیے ہیں اُن کی تلافی بہر حال اُس کے ذمہ رہے گی۔ خواہ اُن کی ادائیگی کرے یا معاف کروالے۔

### آیت ۳۵

اللہ تعالیٰ کی قربت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
اتَّقُوا اللَّهَ	بچو اللہ کی نافرمانی سے
وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ	اور تلاش کرو اُس کی طرف وسیلہ
وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ	اور جہاد کرو اُس کی راہ میں
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾	تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کی کوشش کریں۔ اس کے لیے انفرادی اعتبار سے تقویٰ اختیار کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچیں اور اجتماعی طور پر اُس کی راہ میں جہاد کریں یعنی اپنی ذات اور پورے معاشرے میں دین و شریعت کے غلبہ کے لیے مال و جان کھپادیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا مفہوم یہ ہے کہ جو قوتیں انسان کو اُس کی قربت کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہیں، اُس کی مرضی کے مطابق چلنے سے روکتی ہیں یا غیر اللہ کا بندہ بننے پر مجبور کرتی ہیں، اُن کے خلاف اپنی تمام امکانی طاقتوں سے کشمکش اور جدوجہد کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی قربت کی راہ سے روکنے والی قوتوں میں انسان کا اپنا نفس اور اُس کی سرکش خواہشات، ابلیس لعین اور اُس کا شیطانی لشکر، اللہ کے دین سے پھرے ہوئے بہت سے انسان جن کے ساتھ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

انسان معاشرتی، تمدنی اور معاشی تعلقات میں بندھا ہوا ہے اور وہ باطلانہ نظام شامل ہے جو اللہ تعالیٰ سے بغاوت پر قائم ہے۔ ان قوتوں کے خلاف جدوجہد پر ہی انسان کی فلاح و کامیابی کا انحصار ہے۔

آیات ۳۶ تا ۴۷

کافر جہنم سے نہیں نکل سکتے

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
اگر واقعی اُن کے لیے وہ ہو جو زمین میں ہے سب کا سب	لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
اور اُس جیسا اور بھی ہو اُس کے ساتھ	وَمِثْلَهُ مَعَهُ
تاکہ وہ فدیہ میں دیں اُسے روز قیامت کے عذاب سے بچنے کے لیے	لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ
نہیں قبول کیا جائے گا اُن کی طرف سے	مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ ۚ
اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۳۶
وہ چاہیں گے کہ نکلیں آگ سے	يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ
اور وہ نہیں ہوں گے نکلنے والے اُس سے	وَمَا هُمْ بِخُرُجِينَ مِنْهَا
اور اُن کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝۳۷

ان آیات میں فرمایا گیا کہ اگر کافر روز قیامت زمین کا سارا مال و اسباب بلکہ اس سے بھی دگنا اسباب بطور فدیہ دینا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن نکل نہیں سکیں گے اور اُن کے لیے دائمی عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو کفر کی خباثت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۸ تا ۴۰

#### چوری کے جرم کے لیے حد

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا	چور مرد اور چور عورت، سو کاٹو اُن دونوں کے ہاتھ
جَزَاءً بِمَا كَسَبَا	بدلہ ہے اُس کا جو اُن دونوں نے کمایا
نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ط	عبرت ہے اللہ کی طرف سے
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۳۸	اور اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔
فَمَنْ تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ	پھر جس نے توبہ کر لی اپنے ظلم کے بعد
وَأَصْلَحَ	اور اصلاح کر لی
فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ط	تو بے شک اللہ توبہ قبول فرمائے گا اُس کی
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۳۹	بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط	کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی
يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ	سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور بخش دیتا ہے جسے چاہتا ہے

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۶۰﴾

اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

ان آیات میں چوری کے جرم کے لیے حد کا بیان ہے۔ فرمایا کہ چور مرد ہو یا عورت اُن کی سزا یہ ہے کہ اُن کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ اُن کے جرم کا بدلہ اور لوگوں کے لیے عبرت ہے تاکہ آئندہ کوئی کسی کے مال پر میلی نگاہ نہ ڈال سکے۔ حدود کے نفاذ سے معاشرہ میں مال 'جان' اور آبرو کی حفاظت کا سامان ہو سکتا ہے۔ جو شخص چوری کے جرم کے بعد اپنے کیے پر نادم ہو 'وہ دنیا میں تو سزا پائے گا لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ بادشاہِ حقیقی ہے جو چاہے قانون بنائے، جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف فرمادے۔ اس آیت میں دیے گئے حکم پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایسی اسلامی حکومت کے قیام کے لیے جدوجہد کریں جو مختلف جرائم کی شرعی سزائوں کو نافذ کرے۔

## آیت ۴۱

منافقت ... زبان سے ایمان کا اظہار لیکن دل ایمان سے محروم

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ	اے رسول!
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ	غمگین نہ کریں آپ کو وہ لوگ جو بہت تیزی دکھاتے ہیں کفر میں
مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ	اُن میں سے جنہوں نے کہا اپنے مونہوں سے ہم ایمان لائے
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ	اور نہیں ایمان لائے اُن کے دل
وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا	اور اُن لوگوں میں سے جو یہودی ہوئے
سَعُونَ لِلْكَذِبِ	بہت سننے والے ہیں جھوٹ کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بہت سننے والے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو نہیں آئے آپ کے پاس	سَمِعُونَ لِقَوْمٍ آخِرِينَ لَمْ يَأْتُواكَ
بدلتے ہیں باتوں کو اُن کے اصل محل و مقام سے	يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ
کہتے اگر تمہیں دیا جائے یہ حکم تو مان لینا اسے	يَقُولُونَ اِنْ اُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ
اور اگر تمہیں نہ دیا جائے یہ حکم تو بچے رہنا	وَ اِنْ لَمْ تُوْتُوْهُ فَاحْذَرُوْا
اور وہ کہ چاہی اللہ نے جس کی آزمائش	وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ
تو آپ ہر گز اختیار نہیں رکھتے اُس کے لیے اللہ کے سامنے کچھ بھی	فَلَنْ تَسْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں چاہا اللہ نے کہ پاک کرے اُن کے دلوں کو	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ
اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے	لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ
اور اُن کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔	وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۱﴾

منافقین اور یہودی باہم مل کر، تمام اخلاقی بندشوں سے آزاد ہو کر، نہایت بے باکی و جسارت کے ساتھ جھوٹ، فریب، دغا اور مکر کے ہتھیاروں سے نبی اکرم ﷺ کے کام کو شکست دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ اُن کی ان حرکات کو دیکھ دیکھ کر آپ ﷺ کا دل کڑھتا تھا۔ اس آیت میں آپ ﷺ کو تلقین کی گئی کہ منافقین اور یہودیوں کی سرگرمیوں سے آپ ﷺ دل شکستہ نہ ہوں اور ہمت نہ ہاریں۔ صبر و ثبات کے ساتھ لوگوں کی اصلاح کے لیے کام کرتے رہیں۔ یہ لوگ جھوٹی باتیں سننے اور پھیلانے میں دلچسپی لیتے ہیں، باتوں کے اصل مقاصد میں تحریف کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے اپنے من پسند فیصلے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ایسے فتنہ میں پڑ چکے ہیں جس سے انہیں بچانا اب کسی خیر خواہ کے بس میں نہیں۔ ہاں جو خود پاکیزگی کا خواہش مند ہو اور اس کے لیے کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے پاکیزگی سے محروم نہیں کرتا۔ البتہ جو خود ہی پاک ہونا نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ پاک ہو۔

قانونی ایمان اور حقیقی ایمان کی وضاحت کے حوالے سے یہ آیت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ کا محض زبانی اقرار قانونی ایمان ہے اور ان کی دل سے تصدیق حقیقی ایمان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ منافقین زبان سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن اُن کے دل ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاق سے محفوظ فرمائے اور زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ دل والا یقین بھی عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۲ تا ۴۳

اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

سَمْعُونَ لِلْكَذِبِ	بہت سننے والے ہیں جھوٹ کو
أَكُلُونَ لِلسُّحْتِ <sup>ط</sup>	بہت زیادہ کھانے والے ہیں حرام کے
فَإِنْ جَاءُوكَ	تو اے نبی! اگر یہ آئیں آپ کے پاس
فَأَحْكُم بَيْنَهُم	تو آپ فیصلہ کیجئے ان کے درمیان
أَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ <sup>ج</sup>	یا اعراض کیجئے ان سے
وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ	اور اگر آپ نے اعراض کیا ان سے
فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا <sup>ط</sup>	تو یہ ہر گز نہ نقصان پہنچا سکیں گے آپ کو کچھ بھی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَاِنْ حَكَمْتَ	اور اگر آپ فیصلہ کریں
فَاَحْكُمْ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ	تو فیصلہ کیجئے ان کے درمیان عدل کے ساتھ
اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿۳۶﴾	بے شک اللہ پسند فرماتا ہے عدل کرنے والوں۔
وَكَيْفَ يُحْكِمُونَكَ	اور کیسے یہ فیصلہ کراتے ہیں آپ سے
وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ	حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے
فِيهَا حَكْمُ اللَّهِ	اور اُس میں اللہ کا فیصلہ موجود ہے
ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ ط	پھر یہ رُخ پھیرتے ہیں اُس کے بعد
وَمَا اُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۷﴾	اور نہیں ہیں یہ لوگ ایمان لانے والے۔

بِ

ان آیات میں یہود کے اُن مفتیوں اور قاضیوں کی طرف اشارہ ہے جو جھوٹی شہادتیں سن کر اُن لوگوں کے حق میں عدل کے خلاف فیصلے کیا کرتے تھے جن سے انہیں رشوت پہنچ جاتی تھی یا جن کے ساتھ اُن کے مفادات وابستہ ہوتے تھے۔ فتح مکہ سے پہلے چونکہ اسلامی ریاست قائم نہ ہوئی تھی لہذا یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس یا آپ ﷺ کے مقرر کردہ قاضیوں کے پاس اپنے مقدمات لانے کے لیے مجبور نہ تھے۔ البتہ جن معاملات میں وہ خود اپنے مذہبی قانون کے مطابق فیصلہ کرنا نہ چاہتے تھے، اُن کا فیصلہ کرانے کے لیے آپ ﷺ کے پاس اس امید پر آجاتے تھے کہ شاید آپ ﷺ کی شریعت میں اُن کے لیے کوئی دوسرا حکم ہو اور اس طرح وہ اپنے مذہبی قانون کی پیروی سے بچ جائیں۔ نبی اکرم ﷺ کو اُس وقت تک اختیار تھا کہ وہ اُن کے تنازعات کے فیصلے کریں یا نہ کریں۔ ہاں اگر تنازعات کے فیصلے کریں تو عدل سے کریں کیونکہ "اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ" ... "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے"۔ آیت ۴۳ میں نشاندہی کی گئی کہ یہودی ایک طرف تو آپ ﷺ کو معاذ اللہ جھوٹا نبی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سمجھتے تھے لیکن پھر بھی فیصلے کے لیے آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور دوسری طرف تورات کو اللہ کی سچی کتاب سمجھتے تھے لیکن اُس کا حکم ماننے کو تیار نہ تھے۔ اس سے بڑھ کر اُن کے نفس پرست ہونے کی کیا دلیل ہو سکتی ہے؟

### آیت ۴۴

شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے کافر ہیں!

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ	بے شک ہم نے نازل کی تورات
فِيهَا هُدًى وَنُورٌ	اُس میں ہدایت اور روشنی تھی
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا	فیصلے کرتے تھے اُس کے مطابق انبیاء جو خود بھی فرمانبرداری کرتے تھے (اللہ کی)
لِلَّذِينَ هَادُوا	اُن لوگوں کے لیے جو یہودی ہوئے
وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ	اور (اسی کے مطابق فیصلے کرتے تھے) مشائخ اور علماء
بِمَا اسْتَحْفَظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ	اس لیے کہ وہ محافظ بنائے گئے تھے اللہ کی کتاب کے
وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ	اور وہ تھے اس پر گواہ
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ	پس مت ڈرو لوگوں سے
وَإِخْشَوْنِ	اور ڈرو مجھ سے
وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَتِي ثَمَنًا قَلِيلًا	اور نہ لو میری آیات کے عوض تھوڑی سی قیمت
وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ	اور جو فیصلہ نہیں کرتے اُس کے مطابق جو نازل کیا ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ نے	
تو وہی لوگ کافر ہیں۔	فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿۳۰﴾

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ ہم نے تورات نازل کی جس میں وقت کی ضرورت کے مطابق ایمان اور عمل کے لیے مکمل رہنمائی، ضابطہ اور شریعت موجود تھی۔ انبیاء کرامؑ علماء حق اور صوفیاء عظام اس پر عمل کرتے تھے اور اس کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ انہیں حکم تھا کہ وہ کسی لالچ یا خوف کی وجہ سے شریعت سے پہلو تہی نہ کریں۔ جو لوگ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔ بظاہر یہ خطاب یہود سے ہے لیکن یہ ایک اصولی رہنمائی ہے جس کا اطلاق یہود و نصاریٰ کے علاوہ مسلمانوں پر بھی ہوتا ہے۔ اس اصولی رہنمائی کی رو سے شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرنا کافروں کا کام ہوتا ہے مسلمانوں کا نہیں۔ جو شخص شریعت کے خلاف اس وجہ سے فیصلہ کرتا ہے کہ وہ شریعت کو غلط سمجھتا ہے وہ پکا کافر ہے۔ اور جو شریعت کو برحق سمجھتا ہے مگر عملاً اس کے خلاف فیصلہ کرتا ہے وہ اگرچہ خارج از ملت تو نہیں مگر عملی طور پر کافر ہی ہے۔

### آیت ۴۵

شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے ظالم ہیں!

اور ہم نے لکھ دیا تھا یہود کے لیے تورات میں	وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا
کہ جان کے بدلے جان ہوگی	إِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
اور آنکھ کے بدلے آنکھ	وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ
اور ناک کے بدلے ناک	وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ
اور کان کے بدلے کان	وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالسِّنِّ بِالسِّنِّ	اور دانت کے بدلے دانت
وَالْجُرُوحِ قِصَاصٌ	اور زخموں کا بھی بدلہ لیا جائے گا
فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ	تو جس نے معاف کر دیا قصاص کو
فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ	تو یہ کفارہ ہے اُس کے لیے
وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ	اور جو فیصلہ نہیں کرتے اُس کے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥﴾	تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

تورات میں قصاص کا قانون بیان کیا گیا کہ جان کے بدلے جان لی جائے گی، آنکھ کے بدلے آنکھ پھوڑی جائے گی، ناک کے بدلے ناک کاٹی جائے گی، کان کے بدلے کان کاٹا جائے گا، دانت کے بدلے دانت توڑا جائے گا اور زخم کے بدلے ویسا ہی زخم لگایا جائے گا۔ البتہ اگر مقتول کے ورثاء یا مجروح ہونے والا شخص مجرم کو معاف کر دے تو اس کی اجازت ہے۔ معاف کرنے والے کے لیے اُس کی یہ نیکی اُس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔ البتہ جو لوگ قصاص کے اس شرعی حکم کے مطابق فیصلے نہ کریں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ عدل صرف اللہ تعالیٰ ہی کے حکم میں ہے۔ شرعی حکم سے ہٹ کر فیصلہ خلافِ عدل ہے اور ایسا حکم دینے والا ظالم ہے۔

### آیات ۴۶ تا ۴۷

شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے فاسق ہیں!

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ	اور ہم نے پیچھے بھیجا انہی کے نقوشِ قدم پر عیسیٰ ابن مریم کو
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ تصدیق کرتے ہوئے آئے اُس کی جو اُن کے سامنے تھا تورات میں سے	وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ
اور ہم نے دی انہیں انجیل	وَاتَيْنَهُ الْإِنْجِيلَ
اُس میں ہدایت اور روشنی تھی	فِيهِ هُدًى وَنُورٌ
وہ تصدیق کرنے والی تھی اُس کی جو اُس سے پہلے تھا تورات میں سے	وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ
اور وہ ہدایت اور نصیحت تھی متقیوں کے لیے۔	وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٩﴾
اور چاہیے کہ فیصلہ کریں انجیل والے اُس کے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے اس میں	وَلِيَحْكُمَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ط
اور جو فیصلہ نہیں کرتے اُس کے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے	وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
تو وہی لوگ فاسق ہیں۔	فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤٠﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے تھے بلکہ وہی ایک دین، جو تمام پچھلے انبیاءؑ کا دین تھا، اُن کا دین بھی تھا اور اُسی کی طرف وہ دعوت دیتے تھے۔ سابقہ انبیاءؑ اور سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود حق کی تصدیق کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں انجیل عطا کی تھی۔ تورات کی طرح اُس میں بھی انسانوں کی ہدایت اور خیر خواہی کے لیے مکمل رہنمائی تھی۔ اہل انجیل کو حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کریں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو فاسق یعنی اللہ تعالیٰ کے باغی ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہمارے لیے مقامِ افسوس ہے کہ مسلمانوں کی اپنی حکومتیں ہونے کے باوجود ہمارے ہاں قوانینِ شریعت کے مطابق نہیں ہیں۔ ان آیات کی رُو سے آج ہمارے اربابِ اقتدار بھی حقیقت کے اعتبار سے کفر، ظلم اور اللہ تعالیٰ کی بغاوت کے جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس صورتِ حال کو گوارا کر لینا اور ایسے کافرانہ، ظالمانہ اور باغیانہ نظام کے خلاف جدوجہد نہ کرنا ہر گز جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاذِ شریعت کے لیے مال و جان سے ہر ممکن کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۸ تا ۴۹

#### خواہشات کی پیروی نہ کرو اور شریعت نافذ کرو

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اور اے نبی! ہم نے نازل کی آپ کی طرف کتاب حق کے ساتھ	
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ تصدیق کرنے والی ہے اُس کی جو اس سے پہلے ہے کتابوں میں سے	
وَمُهَيِّئْنَا عَلَيْهِ اور نگران ہے اُس پر	
فَأَحْكُمُ بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ پس فیصلہ کیجئے اُن کے درمیان اُس کے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے	
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور پیروی نہ کیجئے اُن کی خواہشات کی ہٹ کر اُس سے جو آپ کے پاس حق میں سے	
لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرْعَةً وَمِنْهَا جَا ہم نے بنایا ہے تم میں سے ہر امت کے لیے قانونِ شریعت اور اور طریقہ	

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً	اور اگر چاہتا اللہ یقیناً بنادیتا تمہیں ایک امت
لَكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ	لیکن وہ آزمانا چاہتا ہے تمہیں اُس میں جو اُس نے دیا ہے تمہیں
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ	پس ایک دوسرے سے آگے نکلونیکیوں میں
إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا	اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تم سب کو
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٣٨﴾	پھر وہ بتا دے گا تمہیں اُن باتوں کی حقیقت جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔
وَإِنْ أَحْكَمُ بَيْنَهُمْ بِمَا أُنْزَلَ اللَّهُ	اور یہ کہ فیصلہ کیجئے اُن کے درمیان اُس کے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ	اور پیروی نہ کیجئے اُن کی خواہشات کی
وَاحْذَرُهُمْ	اور ہوشیار رہیں اُن سے
أَنْ يَفْتِنُوكَ	کہیں وہ ہٹانہ دیں آپ کو
عَنْ بَعْضِ مَا أُنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ٭	اُس کے کچھ حصہ سے جو اُنار ہے اللہ نے آپ کی طرف
فَإِنْ تَوَلَّوْا	پھر اگر وہ رخ پھریں
فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ	تو جان لیجئے کہ چاہتا ہے اللہ
أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ	کہ سزا پہنچائے انہیں اُن کے بعض گناہوں کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٣٩﴾

اور بے شک بہت سے لوگ یقیناً نافرمان ہیں۔

ان آیات میں نبی کریم ﷺ اور اُن کے توسط سے امت مسلمہ کو دوبار حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کو نافذ کیا جائے اور لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے رسولوںؑ کو شریعت اور اُس کے نفاذ کے حوالے سے طریق کار کی ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسانوں کو فرشتوں کی طرح شریعت کی پابندی پر مجبور کر دیتا لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ اُس نے انسانوں کو امتحان کے لیے اختیار دیا ہے۔ جو لوگ شریعت کے نفاذ اور نیکی کے کاموں میں سبقت کریں گے ' دائمی نعمتوں اور لذتوں سے سرفراز ہوں گے۔ جو لوگ ایسا نہیں کریں گے وہ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب کا شکار ہوں گے۔

### آیت ۵۰

کیا چاہتے ہو 'عادلانہ شریعت یا ظالمانہ جاہلیت؟

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ

تو کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾

اور کون زیادہ بہتر ہے اللہ سے فیصلہ میں اُن کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔

اس آیت میں جھنجھوڑنے کے اسلوب میں اسلام اور جاہلیت کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ انسانوں کو مال 'جان اور آبرو کے تحفظ کے لیے عادلانہ شریعت عطا فرمائی۔ اسلام سے قبل کا زمانہ دور جاہلیت کہلاتا ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عادلانہ شریعت کو نافذ نہیں کر رہے کیا وہ جاہلیت کے ظالمانہ دور کو جاری رکھنا چاہتے ہیں؟ البتہ یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات ہی سب سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یقین عطا فرمائے۔ آمین !

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۵۱ تا ۵۳

یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست مت بناؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ	نہ بناؤ یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ	اُن میں سے کچھ آپس میں دوست ہیں دوسروں کے
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ	اور جس نے دوست بنایا انہیں تم میں سے
فَأِنَّهُ مِنْهُمْ	تو بلاشبہ وہ انہی میں سے ہے
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾	بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم قوم کو۔
فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ	پھر تم دیکھتے ہو انہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے
يُسَارِعُونَ فِيهِمْ	وہ دوڑ کر جاتے ہیں اُن میں
يَقُولُونَ نَحْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ	کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ آجائے ہم پر کوئی گردش
فَعَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ	تو قریب ہے اللہ کہ لے آئے فتح
أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ	یا کوئی معاملہ اپنی طرف سے
فَيُصِيبُوا عَلَىٰ مَا أَسْرَوْا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ ﴿٥٢﴾	پھر وہ ہو جائیں گے اُس پر جو انہوں نے چھپا رکھا تھا اپنے جیوں میں نادم۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا	اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے
أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ	کیا یہ ہیں وہ جنہوں نے قسم کھائی تھی اللہ کی
جَهَنَّمَ إِيَّانَهُمْ	زور دیتے ہوئے اپنی قسموں پر
إِنَّهُمْ لَعَنَهُمُ	بے شک وہ یقیناً تمہارے ساتھ ہیں
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ	ضائع ہو گئے اُن کے اعمال
فَأَصْبَحُوا خَسِرِينَ ﴿۵۳﴾	پھر وہ ہو گئے خسارہ پانے والے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں سے دلی دوستی اور تعلق قائم کرو۔ مسلمانوں کے خلاف وہ ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔ جو اُن سے دوستی کرے گا روزِ قیامت اُس کا حشر اُن ہی کے ساتھ ہو گا اور جہنم میں اُن کا ساتھی ہو گا۔ یہ دنیا دار قسم کے لوگ ہیں جو اُن کے مال و اسباب اور ظاہری شان و شوکت سے متاثر ہو کر اُن سے دوستی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس دوستی سے خود کو ہر نقصان سے محفوظ کر لیں گے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کافروں کو انجامِ بد سے دوچار کرے گا اور اُن سے دوستیاں کرنے والے نام نہاد مسلمان اپنے کیے پر شرمسار ہوں گے۔

### آیت ۵۴

#### اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی صفات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ	جو پھر گیا تم میں سے اپنے دین سے
فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ	تو عنقریب لے آئے گا اللہ ایک ایسی قوم کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ	اللہ محبت کرے گا اُن سے اور وہ محبت کریں گے اُس سے
أَذَلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ	نرم ہوں گے مومنوں پر
أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ	سخت ہوں گے کافروں پر
يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں
وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ	اور نہ ڈریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے
ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ	یہ اللہ کا فضل ہے
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ	وہ دیتا ہے اسے جسے چاہتا ہے
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۵۳﴾	اور اللہ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی پانچ صفات بیان کی گئی ہیں :

- i- اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔
- ii- اہل ایمان کے حق میں انتہائی نرم یعنی رحم دل، ہمدرد، حلیم اور ہر ممکن ایثار کرنے والے ہوتے ہیں۔
- iii- کافروں کے حوالے سے انتہائی سخت ہوتے ہیں یعنی اپنے ایمان کی پختگی، سیرت کی پاکیزگی، کردار کی بلندی، اصول پرستی اور دین کی حمایت میں ثابت قدمی کی وجہ سے مخالفین اسلام کے مقابلہ میں پتھر کی چٹان ثابت ہوتے ہیں۔ دین کے دشمن جان لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ بندے مر تو سکتے ہیں مگر کسی قیمت پر بک نہیں سکتے اور کسی دباؤ سے دب نہیں سکتے۔
- iv- وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ اور غلبے کے لیے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

۷۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں نہیں لاتے اور کسی کی مخالفت، طنز اور اعتراض کی پرواہ نہیں کرتے۔ دین حق کی پیروی کرنے اور اس دین کی رُو سے حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے سے کوئی مصلحت انہیں روک نہیں سکتی۔

اس آیت میں خبردار کیا گیا کہ اگر یہ صفات ہمارے اندر موجود نہیں ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے مطلوب بندے نہیں ہیں اور اُس کے دین سے عملی طور پر پھر چکے ہیں۔ اگر ہم نے یہ صفات اپنے اندر پیدا نہ کیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی علمبرداری سے محروم کر دے گا اور کسی اور گروہ کو یہ اعزاز دے دے گا جو مذکورہ بالا صفات کا حامل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ بالا صفات عطا فرمائے اور ہر طرح کی محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین !

### آیات ۵۵ تا ۵۶

#### اہل ایمان کے حقیقی دوست کون ہیں؟

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ	بے شک تمہارے دوست تو اللہ اور اُس کے رسول ہیں
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	اور وہ جو ایمان لائے، جو قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ
وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝۵۵	اور وہ عاجزی اختیار کرنے والے ہیں۔
وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ	اور جو دوستی کرے گا اللہ اور اُس کے رسول
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اور اُن سے جو ایمان لائے
فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۵۶	تو بے شک اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اہل ایمان کے حقیقی دوست اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول ﷺ اور ایسے اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرنے والے زکوٰۃ ادا کرنے والے اور نیکیوں پر ناز کرنے کے بجائے عاجزی و انکساری اختیار کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اُس کے رسول ﷺ اور باعمل اہل ایمان کو ہی اپنا حامی اور دوست بنائیں گے تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت یعنی حزب اللہ ہیں۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔

### آیات ۵۷ تا ۵۸

دین اسلام کا مذاق اڑانے والوں کو دوست مت بناؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَ لَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارَ أُولِيَاءَ	مت بناؤ اُن کو جنہوں نے بنا رکھا ہے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل اُن میں سے جنہیں دی گئی ہے کتاب تم سے پہلے اور دوسرے کافروں کو دوست
وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچتے رہو اللہ کی نافرمانی سے
إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾	اگر تم مومن ہو۔
وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ	اور جب تم پکارتے ہو نماز کے لیے
اتَّخِذُوا هَٰهُنَا هُزُؤًا وَ لَعِبًا	وہ بناتے ہیں اسے ہنسی اور کھیل
ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٥٨﴾	اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں۔

ان آیات میں مسلمانوں کو ایک بار پھر منع کیا گیا کہ ایسے کافروں سے دوستیاں مت کرو جو تمہارے دین کو کھیل تماشہ سمجھتے ہیں۔ تم جب اذان دیتے ہو تو اُس کی نقلیں اتارتے ہیں۔ اُس کے الفاظ نہ صرف بدلتے ہیں بلکہ مسخ کرتے ہیں۔ آوازیں کس کس کر اُس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اُن کی یہ حرکتیں بے عقلی کا مظہر ہیں۔ اگر وہ جہالت اور نادانی میں مبتلا نہ ہوتے تو مسلمانوں سے مذہبی اختلاف رکھنے کے باوجود ایسی گھٹیا حرکات اُن سے سرزد نہ ہوتیں۔ آخر کون معقول آدمی یہ پسند کر سکتا ہے کہ جب کوئی گروہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے پکارے تو اُس کا مذاق اڑایا جائے۔

### آیات ۲۵۹ تا ۲۶۰

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ کون ہیں؟

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ	اے نبی! فرمائیے اے اہل کتاب
هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا	کیا ضد ہے تمہیں ہم سے
إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ	صرف یہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا	اور اُس کلام پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف
وَمَا أُنْزِلَ مِن قَبْلُ	اور اُس کلام پر جو نازل کیا گیا اس سے پہلے
وَأَنْ أَكْثَرُكُمْ فُسْقُونَ ﴿۵۹﴾	اور بلاشبہ تم میں سے اکثر فاسق ہیں۔
قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ	اے نبی! فرمائیے کیا میں تمہیں بتاؤں زیادہ برا اس سے بدلے کے اعتبار سے اللہ کے ہاں
مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ	ایسے لوگ لعنت کی جن پر اللہ نے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَعُذِبَ عَلَيْهِ	اور وہ غضب ناک ہوا جن پر
وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَاقَ وَالْخَنَازِيرَ	اور بنائے جن میں سے بندر اور خنزیر
وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ	اور جنہوں نے بندگی کی طاغوت کی
أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا	یہ لوگ زیادہ برے ہیں درجے میں
وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ⑥	اور زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں سیدھی راہ سے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ مسلمانوں سے اہل کتاب کی دشمنی کی وجہ محض یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ اقرآن حکیم اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لا کر حق کے علمبردار بن گئے ہیں جبکہ وہ خود فاسق ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ گمراہی پر ہیں۔ اگر یہ ضد اور تعصب کی وجہ سے اپنے گمراہ کن عقائد پر اڑے رہے تو ان کا حشر اصحابِ سبت کی طرح ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا۔ اُس نے اُن پر لعنت کی۔ اُن میں سے کچھ کو بندر اور خنزیر بنادیا۔ دراصل انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بجائے طاغوت کا کہا مانا تھا یعنی شریعت کے بجائے من مانے قوانین کی پیروی کی تھی۔ وہ سیدھی راہ سے بھٹک گئے تھے اور بدترین انجام سے دوچار ہوئے ہوئے تھے۔

### آیات ۶۱ تا ۶۳

#### اہل کتاب کے شر مناک جرائم

وَإِذَا جَاءُوكُمُ	(اے مسلمانو!) جب آتے ہیں اہل کتاب تمہارے پاس
قَالُوا آمَنَّا	کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے
وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ	حالانکہ یقیناً وہ داخل ہوئے کفر کے ساتھ
وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ	اور وہ یقیناً نکل گئے اُسی کے ساتھ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ①	اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے جو وہ چھپایا کرتے ہیں۔
وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ	اور تم دیکھو گے بہت سے لوگوں کو اُن میں سے
يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَآكِلِهِمُ السُّحْتَ	وہ دوڑ کر جاتے ہیں گناہ اور زیادتی اور اپنی حرام خوری میں
لِبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ②	یقیناً برا ہے جو وہ کیا کرتے ہیں۔
لَوْ لَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّيُّونَ وَالْأَحْبَارُ	کیوں نہیں روکتے انہیں مشائخ اور علماء
عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَآكِلِهِمُ السُّحْتَ	اُن کی گناہ کی بات اور اُن کی حرام خوری سے
لِبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ③	یقیناً بری ہے جو وہ کار گیری کیا کرتے ہیں۔

ان آیات میں اہل کتاب خصوصاً یہود کے شر مناک جرائم بیان ہوئے ہیں۔ وہ اہل ایمان کے پاس آکر ایمان لانے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ کیا ظاہر کر رہے ہیں اور کیا چھپا رہے ہیں؟ اُن کے عوام کی اکثریت گناہوں اور زیادتیوں اور حرام خوری کے جرائم میں بڑی تیزی دکھاتی ہے یعنی ان جرائم کے اعتبار سے وہ عادی مجرم بن چکے ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اُن کے علماء اور مشائخ انہیں گناہوں اور حرام خوریوں سے نہیں روکتے بلکہ حیلہ سازیوں سے جرائم کے لیے جواز فراہم کرتے ہیں۔ بد قسمتی سے آج ہمارے عوام اور علماء و مشائخ میں سے بہت سوں کا بھی یہی کردار ہے۔ ایسے میں علمائے حق اور مخلص مشائخ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام اور دنیا دار مذہبی پیشواؤں کی اصلاح کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کو پورے جوش و جذبہ سے ادا کریں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیت ۶۴

## یہود کا اللہ تعالیٰ پر بہتان

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ	اور کہا یہود نے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے
عُلَّتْ أَيْدِيهِمْ	باندھے گئے ہیں ان کے ہاتھ
وُلِعُوا بِمَا قَالُوا	اور ان پر لعنت کی گئی اُس کی وجہ سے جو انہوں نے کہا
بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ	بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ	وہ خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے
وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ	اور ضرور بڑھادے گا بہت سوں کو اُن میں سے
مِمَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ	وہ کلام جو نازل کیا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے
طُغْيَانًا وَكُفْرًا ط	سرکشی اور کفر میں
وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	اور ہم نے ڈال دی ہے اُن کے درمیان دشمنی اور بغض روزِ قیامت تک
كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ	جب کبھی وہ بھڑکاتے ہیں آگ لڑائی کی
أُطْفِئَهَا اللَّهُ	بجھا دیتا ہے اُسے اللہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور یہ کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد پھیلانے کی	وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا
اور اللہ پسند نہیں کرتا فساد یوں کو۔	وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿۳۳﴾

یہودی اللہ تعالیٰ پر بہتان لگاتے ہیں کہ اُس کا ہاتھ بند ہو گیا ہے اور وہ ہم پر رحمتیں نازل نہیں کر رہا۔ اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے تودونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ اپنے فرمانبرداروں پر رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔ البتہ یہودیوں پر اُن کی گستاخیوں اور بد اعمالیوں کی وجہ سے لعنت بھیج رہا ہے۔ یہ بد نصیب قرآن مجید سنتے ہیں تو اُن کے کفر اور سرکشی میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ وہ ضد میں آکر مسلمانوں کے مابین مسلسل پھوٹ ڈالنے اور لڑائیاں کرانے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بطور سزا اُن کے درمیان بغض و عداوت اور نفرتیں پیدا کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ بالا جرائم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶۵ تا ۶۶

#### نفاذِ شریعت کی برکات

اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے	وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا
تو ہم ضرور دور کر دیتے اُن سے اُن کی برائیاں	لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
اور ہم ضرور داخل کرتے انہیں نعمت بھرے باغات میں۔	وَلَا دُخْلُهُمْ جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ﴿۳۵﴾
اور اگر واقعی وہ قائم کرتے تورات اور انجیل کو	وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ
اور جو نازل کیا گیا اُن کی طرف اُن کے رب کی طرف سے	وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تو وہ ضرور کھاتے اپنے اوپر سے بھی اور اپنے قدموں کے نیچے سے بھی	لَا كَاوَامِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ
اُن میں سے ایک جماعت میانہ روی پر ہے	مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ
اور بہت سے اُن میں سے ایسے ہیں کہ براہے جو وہ کر رہے ہیں۔	وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿٦٦﴾

۱۳

ان آیات میں نفاذِ شریعت کی برکات بیان کی گئیں ہیں۔ آخرت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ شریعت نافذ کرنے والوں کی خطائیں معاف فرمادے گا اور انہیں نعمتوں والی جنت میں داخل فرمائے گا۔ دنیا کے اعتبار سے اُن پر آسمان سے رحمت کی بارشیں نازل ہوں گی اور اُن کے لیے زمین سے رزق کے خزانے پیدا ہوں گے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اَقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرٍ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فِي بِلَادِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ (ابن ماجہ)

"اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا نفاذ، اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں کی (رحمت سے برسنے والی) بارش سے بہتر ہے۔"

بنی اسرائیل کی اکثریت نے اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کی نافرمانی کی۔ وہ شریعت پر عمل اور اس کے نفاذ کے بجائے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیت ۶۷

### قرآن حکیم کی تبلیغ... ایک اہم ذمہ داری

اے رسول!	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ
پہنچا دیجیے جو اتارا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے	بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ	اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ	تو نہیں پہنچایا آپؐ نے اُس کا پیغام
وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط	اور اللہ حفاظت فرمائے گا آپؐ کی لوگوں سے
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦﴾	بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا کافر قوم کو۔

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو تلقین کی گئی کہ امت تک پہنچا دیجیے وہ کلام جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔ اگر آپ ﷺ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کا حق ادا نہ ہوگا۔ تسلی دی گئی کہ حق کی تبلیغ کے دوران اہل باطل سے نہ ڈریں اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ آپ ﷺ نے کفار اور منافقین کی شدید ایذا رسانیوں کے باوجود اور انتہائی کٹھن مشقتیں جھیل کر قرآن حکیم کی تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ پھر مختلف اوقات میں صحابہ کرامؓ سے گواہی لی کہ کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا؟ جب صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے اس پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو تاکید کی کہ اُن کو قرآن کا پیغام پہنچا دو جن تک یہ پیغام نہیں پہنچا۔ صحابہ کرامؓ نے بڑے جوش و جذبہ سے یہ ذمہ داری ادا فرمائی۔ اب قرآن حکیم کی تبلیغ کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

### آیت ۶۸

شریعت نافذ نہ کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں

قُلْ يَٰ أَهْلَ الْكِتَابِ	اے نبیؐ! فرمائیے اے اہل کتاب
لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَ الْإِنْجِيلَ	تم کسی بنیاد پر نہیں ہو یہاں تک کہ تم قائم کرو تورات اور انجیل کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ	اور اُس کلام کو جو نازل کیا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے
وَلِيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ	اور ضرور بڑھادے گا بہت سوں کو اُن میں سے
مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ	وہ کلام جو نازل کیا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے
طُغْيَانًا وَكُفْرًا	سرکشی اور کفر میں
فَلَا تَأْسَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝۶۸	سو آپ افسوس نہ کیجئے اس کافر قوم پر۔

اس آیت میں اہل کتاب کو آگاہ کیا گیا ہے کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ احکامات نافذ نہ کیے تو تمہاری اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں۔ ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ کو خبر دی گئی کہ نزولِ قرآن سے اہل کتاب کی ضد اور سرکشی میں اور اضافہ ہو رہا ہے۔ ان بد نصیبوں کا برا انجام ہو گا اور اے نبی ﷺ! آپ ان کے حال پر افسوس نہ کیجیے گا۔ کل جس مقام پر اہل کتاب تھے ' آج اسی مقام پر ہم کھڑے ہیں۔ اگر ہم شریعت نافذ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سر بلند ہوں گے اور اگر شریعت سے پہلو تہی کی تو رسوائی ہمارا مقدر ہوگی۔ ہماری موجودہ ذلت و پستی کی وجہ نفاذِ شریعت سے گریز ہی ہے۔

### آیت ۶۹

کسی گروہ سے نسبتِ آخرت میں نجات کے لیے کافی نہیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا	بے شک جو لوگ ایمان لائے
وَالَّذِينَ هَادُوا	اور جو یہودی ہوئے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالصَّبْرُ	اور جو صابی ہیں
وَالنَّصْرُ	اور جو نصاریٰ ہیں
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	جو کوئی ایمان لایا اللہ اور آخرت کے دن پر
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اُس نے عمل کیا اچھا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾	تو نہ کوئی خوف ہو گا اُن پر اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔

اس آیت میں چار گروہوں کا ذکر ہے۔ ایک مسلمان اور تین کافر گروہ۔ ان میں سے ہر گروہ اپنے اپنے رسول کے زمانے میں حق پر تھا۔ اب یہ سعادت صرف مسلمانوں کو حاصل ہے۔ البتہ محض کسی گروہ میں شامل ہونا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ اُن کے گروہ سے اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص رشتہ ہے جو دوسرے انسانوں سے نہیں ہے۔ لہذا جو اُن کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے وہ خواہ اعمال اور عقائد کے لحاظ سے کیسا ہی ہو، بہر حال نجات اُس کے لیے مقدر ہے، اور باقی تمام انسان جو اُن کے گروہ سے باہر ہیں وہ صرف جہنم کا ایندھن بننے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ اس آیت میں یہودیوں کے اس باطل دعوے کی تردید کی گئی ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ کسی رسول یا گروہ سے نسبت آخرت میں انسان کی نجات کے لیے کافی نہیں۔ جہنم سے نجات اُسی کو ملے گی جو خلوص کے ساتھ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آخرت کی فلاح کے حصول کے لیے اچھے اعمال کرے گا۔

### آیات ۷۰ تا ۷۱

#### شریعت کے بجائے خواہشاتِ نفس کی پیروی

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ	اور ہم نے لیا تھا عہد بنی اسرائیل سے
وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ رُسُلًا	اور ہم نے بھیجے تھے ان کی طرف رسولؑ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تو جب کبھی آئے اُن کے پاس کوئی رسول وہ حکم لے کر جسے پسند نہیں کیا اُن کے جیوں نے	كَلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ
تو (انبیاء کے) ایک گروہ کو تو انہوں نے جھٹلایا	فَرِيقًا كَذَّبُوا
اور ایک گروہ کو قتل کر دیا۔	وَفَرِيقًا يَّقْتُلُونَ ۝۶
اور وہ سمجھے کہ نہیں ہوگا کوئی فتنہ	وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةً
تو وہ اندھے ہو گئے اور بہرے ہو گئے	فَعَمُوا وَصَمُوا
پھر توبہ قبول کی اللہ نے اُن کی	ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
پھر اندھے ہو گئے اور بہرے ہو گئے بہت سے اُن میں سے	ثُمَّ عَمُوا وَصَمُوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ
اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اُسے جو وہ کر رہے ہیں۔	وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝۷

دنیا میں دو ہی راستے اختیار کیے جاتے ہیں۔ سیدھا راستہ ہے شریعت کی پیروی اور گمراہی کا راستہ ہے خواہشاتِ نفس کی پیروی۔ ان آیات میں بیان کیا گیا کہ بنی اسرائیل کے پاس جب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ایسی شریعت لائے جو اُن کی خواہشاتِ نفس کو پسند نہ آئی تو انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور نافرمانی میں اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے جرائم پر جب فوری پکڑ نہ کی تو وہ اور جری ہو گئے یہاں تک کہ بعض انبیاء کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر بختِ نصر کو مسلط کیا۔ پھر ایک مدت دراز کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن پر نظرِ کرم فرمائی اور ذوالقرنین کے ذریعہ بختِ نصر کی قیدِ ذلت و رسوائی سے رہائی دلا کر بیت المقدس واپس بھیجا۔ کچھ زمانہ کے بعد پھر وہی شرارتیں سوچیں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی میں پھر بہت دور نکل گئے۔ بالکل اندھے بہرے ہو کر حضرت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

زکریاؑ اور حضرت یحییٰؑ کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر رومیوں کے ذریعہ انہیں ذلت آمیز عذاب سے دوچار کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی مجرمانہ روش اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین !

### آیت ۷۲

شرک کرنے والے پر جنت حرام ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا	یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا
إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ	بے شک اللہ ہے ہی مسیحؑ یعنی مریمؑ کا بیٹا
وَقَالَ الْمَسِيحُ	اور فرمایا تھا مسیحؑ نے
يَبْنِيْ اِسْرَءِيْلَ اَعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ	اے بنی اسرائیل! عبادت کرو اللہ کی جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے
إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ	بلاشبہ جس نے شرک کیا اللہ کے ساتھ
فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ	تو یقیناً حرام کر دیا اللہ نے اُس پر جنت کو
وَمَأْوَاهُ النَّارُ	اور اُس کا ٹھکانا آگ ہے
وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝۷۲	اور نہیں ہے ظالموں کے لیے کوئی مددگار۔

اس آیت میں عیسائیوں کے ایک فرقہ یعقوبیہ کے اس عقیدہ کی نفی کی گئی کہ اللہ ہے ہی عیسیٰ بن مریم۔ حالانکہ حضرت عیسیٰؑ تو خود اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اُسی کی عبادت کرتا ہوں۔ وہ دوسروں کو بھی اسی کی دعوت دیتے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



تھے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو آگاہ کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے پر جنت حرام ہے اور اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جلنا پڑے گا۔ پھر کوئی وہاں اُس کی مدد نہ کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کے شرک سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۷۳ تا ۷۴

### تشلیث کا عقیدہ باطل ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا	یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا
اِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۚ	بے شک اللہ تیسرا ہے تین معبودوں میں سے
وَمَا مِنْ اِلَهٍ اِلَّا اِلَهُ وَاحِدٌ ۝	حالانکہ نہیں کوئی معبود سوائے معبودِ واحد کے
وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ	اور اگر وہ باز نہ آئے اُس بات سے جو وہ کہہ رہے ہیں
لَيَسْخَرَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ۝	تو یقیناً پہنچے گا اُن کو جنہوں نے کفر کیا اُن میں سے درد ناک عذاب۔
اَفَلَا يَتُوبُونَ اِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُوْهُ	تو کیا وہ توبہ نہیں کریں گے اللہ کے حضور اور بخشش نہیں مانگیں گے اُس سے؟
وَاللَّهُ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ ۝	اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

یہ آیات عیسائیوں کے فرقہ مکائیہ کے عقیدہ تشلیث کا رد کر رہی ہیں۔ اس عقیدہ کے مطابق (نعوذ باللہ) اللہ 'حضرت عیسیٰ' اور حضرت مریم تینوں ہی معبود ہیں۔ ساتھ ہی وہ توحید کا علمبردار ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں کیونکہ انجیل میں توحید ہی کا بیان ہے اور تشلیث کے عقیدہ کا کوئی ذکر نہیں۔ وہ کہتے ہیں وہ تینوں مل کر ایک ہی ہیں۔ البتہ ایک میں تین ہیں۔ وہ اس خلاف عقل عقیدہ کو گول مول اور پیچ دار عبارتوں سے بیان کرتے ہیں۔ جب وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تو اُسے ماوراء العقل حقیقت قرار دیتے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ تثلیث بالکل ہی باطل عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عیسائیوں کو خبردار کیا گیا کہ اگر وہ اپنے مشرکانہ عقائد سے باز نہ آئے تو دردناک عذاب اُن کا مقدر بنے گا۔ خیر اسی میں ہے کہ توبہ کر لیں، وہ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے اور رحم کرنے والا پائیں گے۔

### آیات ۷۵ تا ۷۶

#### حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا اصل مقام

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ	نہیں ہیں مسیح ابن مریم مگر رسول
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ	گزر چکے ہیں اُن سے پہلے بھی رسول
وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ	اور اُن کی والدہ صدیقہ تھیں
كَانَا يَأْكُلِنَ الطَّعَامَ	دونوں کھایا کرتے تھے کھانا
أَنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ	دیکھو! کیسے ہم واضح کرتے ہیں اُن کے لیے آیات
ثُمَّ أَنْظِرْ أُنِّي يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾	پھر دیکھو کہاں سے وہ بہکائے جاتے ہیں۔
قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ	اے نبی! فرمائیے کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا اُس کی
مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا	جو نہیں اختیار رکھتا تمہارے نقصان اور نہ ہی نفع کا
وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾	اور اللہ ہی سب سننے والا، سب جاننے والا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم سلام علیہما کا اصل مقام و مرتبہ بیان فرمایا ہے۔ حضرت عیسیٰ اللہ کے رسول تھے اور اُن کی والدہ صدیقہ کا مقام رکھتی تھیں۔ ایک خاتون کے لیے یہ سب سے اونچا مقام ہے کیونکہ خواتین میں نبوت نہیں ہوتی۔ وہ دونوں ماں بیٹا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے تھے۔ وہ کسی کو نقصان یا نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے تھے بلکہ اپنی زندگی برقرار رکھنے کے لیے کھانا کھانے کے محتاج تھے۔ کوئی محتاج ہستی معبود کیسے ہو سکتی ہے؟

### آیت ۷۷

#### عیسائیوں کو دو گمراہیوں سے باز آنے کی تلقین

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	اے نبی! فرمائیے اے اہل کتاب
لَا تَغْلُوا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ	حد سے نہ گزرو اپنے دین میں ناحق
وَلَا تَتَّبِعُوْا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ	اور نہ پیروی کرو اُس قوم کی خواہشات کی جو گمراہ ہو چکی ہے اس سے پہلے
وَاضَلُّوْا کَثِیْرًا	اور وہ گمراہ کر چکے ہیں بہت سوں کو
وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝۷	اور بھٹک چکے ہیں سیدھی راہ سے۔

۱۴

اس آیت میں عیسائیوں کی دو گمراہیوں کا ذکر ہے۔ پہلی گمراہی یہ کہ انہوں نے دین میں ناحق غلو کیا۔ غلو کے معنی حد سے نکل جانے کے ہیں۔ دین میں غلو کا مطلب یہ ہے کہ عقیدہ اور عمل میں دین نے جو حدود مقرر کی ہیں اُن سے آگے بڑھ جائیں۔ عیسائیوں نے عقیدہ کا غلو یہ کیا کہ اللہ کے رسول کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور معبود قرار دے دیا۔ عمل میں غلو یہ کیا کہ دنیا میں رہ کر معاشرے کی اصلاح کی کوشش کے بجائے دنیا کو ترک کر کے رہبانیت اختیار کر لی۔ عیسائیوں کی دوسری گمراہی یہ بیان ہوئی کہ انہوں نے یونانی فلسفیوں کی تقلید میں تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا۔ فلسفیانہ تثلیث کے تصور کی رُو سے خالق 'مادہ اور روح' تینوں قدیم

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تھے۔ عیسائیوں نے وہی تثلیث کا عقیدہ اختیار کر لیا صرف معبود بدل دیے۔ اس آیت میں عیسائیوں کو ان دونوں گمراہیوں سے باز آنے کی تلقین کی گئی ہے۔

### آیات ۷۸ تا ۷۹

#### بنی اسرائیل کے نافرمانوں پر پیغمبروں کی لعنت

لَعْنَتُكِي كَعْنُو وَهَجَنُوهُوْنُ لَعْنَتُكِي كَعْنُو وَهَجَنُوهُوْنُ لَعْنَتُكِي كَعْنُو وَهَجَنُوهُوْنُ	لَعْنَتُكِي كَعْنُو وَهَجَنُوهُوْنُ لَعْنَتُكِي كَعْنُو وَهَجَنُوهُوْنُ لَعْنَتُكِي كَعْنُو وَهَجَنُوهُوْنُ
حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبان سے	حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبان سے
یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی	یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی
اور وہ حد سے گزرتے تھے۔	اور وہ حد سے گزرتے تھے۔
وہ ایک دوسرے کو روکا نہیں کرتے تھے اُس برائی سے	وہ ایک دوسرے کو روکا نہیں کرتے تھے اُس برائی سے
وہ خود کرچکے ہوتے تھے جسے	وہ خود کرچکے ہوتے تھے جسے
یقیناً برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔	یقیناً برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ان آیات میں بنی اسرائیل کے مجرموں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰؑ کی لعنت کا بیان ہے۔ حضرت داؤد کی طرف سے لعنت زبور میں اور حضرت عیسیٰؑ کی طرف سے لعنت انجیل میں مذکور ہے۔ اس ذلت کی وجہ یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صرف نافرمانی ہی نہیں کرتے تھے بلکہ نافرمانیوں میں حد سے گزر جاتے تھے۔ اس سے بھی بڑا جرم یہ تھا کہ ایک دوسرے کو برے کاموں سے منع نہیں کرتے تھے۔ کسی معاشرہ میں جب کوئی برائی رواج پاتی ہے تو ابتداء میں چند ہی لوگ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کا بروقت اور سختی سے محاسبہ کیا جائے تو وہ برائی رک جاتی ہے۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں نرم گوشہ اختیار کیا جائے تو اس بدی کا ارتکاب کرنے والوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے کہ بدی سے بچنے والے، بدی کرنے والوں سے میل

ملاپ رکھنے اور شیر و شکر بن کر رہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب عذابِ الہی نازل ہوتا ہے۔ پھر اس عذاب سے نہ بدی کرنے والے بچتے ہیں اور نہ بدی سے اجتناب کرنے والے۔ جس طرح بدی کا ارتکاب کرنا جرم ہے اسی طرح بدی سے نہ روکنا بھی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور عذاب کا اثر اور نقصان دونوں کو یکساں پہنچتا ہے۔ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا:

"ہر گز نہیں! اللہ کی قسم تمہیں لازماً نیکی کا حکم دینا ہوگا، تمہیں لازماً بدی سے روکنا ہوگا، تمہیں لازماً ظالم کے ہاتھ کو قوت کے ساتھ پکڑ لینا ہوگا، تمہیں اُس کو لازماً حق کی طرف جبراً موڑنا ہوگا اور اُسے حق پر قائم رکھنا ہوگا۔ ورنہ پھر اللہ تمہارے دل بھی ایک دوسرے کے مشابہ کر دے گا اور تم پر بھی لعنت فرمائے گا جیسے یہود پر لعنت فرمائی"۔ (ترمذی)

### آیات ۸۰ تا ۸۱

#### یہودیوں کی مشرکین سے دوستی پر غضب

تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ	اور تم دیکھو گے اُن میں سے بہت سوں کو
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا	وہ دوستی رکھتے ہیں اُن سے جنہوں نے کفر کیا
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ	یقیناً برا ہے جو آگے بھیجا اپنے لیے اُنہوں نے خود
أَنْ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ	یہ کہ ناراض ہوا اللہ اُن پر
وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾	اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔
وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ	اور اگر وہ ایمان رکھتے اللہ پر
وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ	اور نبیؐ پر اور اُس پر جو نازل کیا گیا نبیؐ کی طرف

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً	تو نہ بناتے کافروں کو دوست
وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿٨١﴾	لیکن اُن میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

ان آیات میں تعجب کیا گیا کہ یہودی اگرچہ اہل کتاب ہیں لیکن توحید اور شرک کی جنگ میں کھلم کھلا مشرکین کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اقرارِ نبوت اور انکارِ نبوت کی لڑائی میں اعلانیہ اُن کی ہمدردیاں منکرینِ نبوت کے ساتھ ہیں۔ پھر بھی وہ بلا کسی شرم و حیا کے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ، انبیاء اور آسمانی کتابوں کے ماننے والے ہیں۔ اگر وہ واقعی ان حقائق کے ماننے والے ہوتے تو انہیں مشرکین کے مقابلہ میں اُن کے ساتھ زیادہ ہمدردی ہوتی جو بعض اختلافات کے باوجود اُنہی کی طرح اللہ تعالیٰ اور سلسلہٴ وحی و رسالت کو مانتے ہیں۔ مشرکین کے ساتھ یہودی کی دوستی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُن پر ناراض ہوا اور اُن کے لیے ہمیشہ کا عذاب طے فرمادیا۔

## آیات ۸۲

### مسلمانوں کے دوست اور دشمن

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا	اے نبی! آپ ضرور پائیں گے لوگوں میں سے زیادہ سخت دشمنی میں اُن کے لیے جو ایمان لائے
الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا	یہود کو اور انہیں جنہوں نے شرک کیا
وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا	اور آپ ضرور پائیں گے اُن میں سے زیادہ قریب محبت میں اُن کے لیے جو ایمان لائے
الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي	اُن کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَسِيصِينَ وَرُهْبَانًا	یہ اس لیے کہ اُن میں علماء اور راہب ہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾

اور اس لیے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ مسلمانوں سے دشمنی میں پیش پیش یہودی اور مشرکین ہیں۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے لیے محبت کے جذبات رکھنے میں آگے آگے عیسائی ہیں۔ دورِ نبوی ﷺ میں نجاشی شاہِ حبشہ، مقوقس شاہِ مصر اور ہر قل شہنشاہِ روم جیسے عیسائی فرماں رواؤں کا کردار ظاہر کرتا ہے کہ یہود کے مقابلہ میں یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں سے بہت قریب تھے اور اختلافات کے باوجود دوسروں کی نسبت مسلمانوں سے دوستی رکھنے کو ترجیح دیتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُن میں ایسے خدا ترس علماء اور راہب موجود تھے جو دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے اور اپنی انا کو قربان کرنے والے ہیں۔ بلاشبہ قوم و ملت کی اصل روح حق پرست، خدا ترس علماء و مشائخ ہیں۔ جب تک کسی قوم میں ایسے علماء و مشائخ موجود ہوں جو دنیوی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں، خدا ترسی اور حق گوئی اُن کا وصف ہو تو وہ قوم خیر و برکت سے محروم نہیں ہوتی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---